Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ۔ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 50

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

8 صفر 1435 ہجری قمری 12 فتح 1392 ہش 12 دسمبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللّٰھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَب اے مسلمانو سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لیے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کیے گئے اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور اُن کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزّہ رکھنا بہتر ہے اِسی راہ میں ختم کیے گئے۔ یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک اُن کے اِس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُر زور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اُس معجزہ سے اِس سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادُوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اِس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکاتِ خاصّہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرۂ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بُت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اُٹھانے کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ **کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔** کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور اَنہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعتِ نُور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامئ دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نُور ہونے نہیں دُوں گا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور اِن اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چُپ رہتا اور اپنے اُس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں مؤکّد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اُس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا کہ جو اسکے دین کی تجدید کریگا۔

سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لیے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اُس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اِس کے اظہار سے مَیں رُک نہیں سکتا کہ **مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے**......

پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پُرانے تصوّرات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو اُن کی غلطی اُن پر ظاہر کر دے گا۔ ’’دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہیں کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور ربِّ جلیل کا کلام ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۳ فتح اسلام صفحہ ۵ تا ۹ مطبوعہ ربوہ)

122 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس الٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

اخبار منصف حیدرآباد مورخہ ۲۲ نومبر ۲۰۱۳ء میں صفی الرحمن مبارک پوری ''قادیانیت اپنے آئینے میں'' کی دسویں قسط میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر خود کو ناپاک اعتراضات کی طرح دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اگرچہ ہم مناسب نہیں سمجھتے تھے کہ اس کے ذاتی کردار کو زیر بحث لائیں لیکن ۔

مقطع میں آپڑی ہے سخن گسترانہ بات''

قارئین کرام! جس بات کو یہ مقطع کہہ رہے ہیں دراصل وہی ان کا حقیقی مطمح نظر اور مطلع ہے اور حقیقت یہ ہے کہ معاندین احمدیت کا شروع سے یہ شیوہ رہا ہے کہ جب وہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی پر کیے جانے والے اعتراضات کے جواب میں منہ کی کھاتے ہیں تو آپؑ کی پاکیزہ سیرت پر اعتراض کرنا شروع کردیتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے مدلّل اور مسکت جوابات سے عاجز آکر گندی گالیوں اور جھوٹ کا سہارا لینا شروع کردیتے ہیں۔ لیکن یہ پڑھے لکھے نادان اتنا نہیں جانتے کہ وہ جس پہلو کو نرم سمجھ کر اس پر اعتراض کرتے ہیں وہ ایک اٹل چٹان ہے، ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے جس سے سر مار کر وہ اپنا ہی سر پھوڑتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی ذات بابرکات اور سیرت طیبہ تو خدائے رحمن کی ایسی منظور نظر ہے کہ خود خدائے ذوالجلال والاکرام نے اس کی حفاظت اور اعانت کا وعدہ کیا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ہے انی معین من اراد اعانتك وانی مهين من ارادا هانتك۔ یعنی میں ہر اس شخص کی مدد کروں گا جو تیری مدد کا ارادہ کرے گا اور جو تیری اہانت ورسوائی کا ارادہ کرے گا میں اسے ذلیل وخوار کردوں گا۔

گزشتہ ۱۰۰ سال سے حضرت مسیح موعودؑ کی اہانت کرنے والے یہ مخالفین ذلیل وخوار ہوتے آرہے ہیں لیکن پھر بھی علماء دین کہلانے والے یہ معاندین احمدیت اپنے اسلاف سے کچھ بھی عبرت حاصل نہیں کرتے۔ ہر معاند احمدیت کسی نہ کسی مدرسے سے اپنا برین واش کرواکے ضرب یضرب کی گردان رٹ کے یہ سمجھتا ہے کہ مجھ سے پہلے شاید اس سلسلہ کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش نہیں کی گئی۔ اب میں اپنی قابلیت اور زور بازو سے اس سلسلے کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکوں گا۔ لیکن ہوتا کیا ہے ۔

اپنا منہ ہی کرلیا گندا پاگل نے جب چاند پہ تھوکا

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقًا

کے مصداق بن کر یہ معاندین احمدیت خود ہی ذلیل وخوار ہوجاتے ہیں اور ہر اس الزام کے مورد بنتے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کی ذات بابرکات پر لگاتے ہیں۔ خدائے قہار اسی راہ سے ان کو گرفتار کرتا ہے جس راہ سے یہ حضرت مسیح موعودؑ کی ذات پر حملے کرتے ہیں۔ معترض نے بھی یہی راہ اختیار کی ہے۔ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔ ایسی روش پر چل کر یہ اپنی اور اپنے پیچھے چلنے والوں کی عاقبت خراب کررہے ہیں۔

سیرت پر کیے جانے والے اعتراضات کی تُرکی تمام کرنے سے قبل ایک عمومی جواب یہ بھی ہے کہ معاندین احمدیت سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ مسیحیت ومہدویت سے قبل کی زندگی پر ایک الزام بھی ایسا ثابت نہیں کرسکتے جو آپؑ کے معاصرین نے لگایا ہو کیونکہ آپ کے تمام ہم عصر آپؑ کے دعویٰ سے قبل آپؑ کی پاکیزہ سیرت کے ثنا خواں تھے اور یہ ایک مدعی نبوت کی صداقت کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے۔ اس جگہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ہم عصر مولوی محمد حسین بٹالوی کی آپ کے تقویٰ وطہارت کے متعلق بعض گواہیاں پیش کی جاتی ہیں جن سے قارئین کو صفی الرحمن صاحب اور ان جیسے معترضین کے اعتراضات کی حقیقت سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

مولوی صاحب (ایڈیٹر اشاعت السنہ) حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف براہین احمدیہ کے ریویو میں لکھتے ہیں:

''ہماری رائے میں یہ کتاب (یعنی براہین احمدیہ حصہ اوّل ودوم وسوم وچہارم مصنفہ حضرت مسیح موعود) اس زمانہ میں موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی، اور آئندہ کی خبر نہیں اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم از کم کوئی ایسی کتاب بتاوے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشاندہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی قلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بیڑا اُٹھایا ہو اور مخالفین اسلام ومنکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ و مشاہدہ کرے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھادیا ہو۔ مؤلف صاحب ہمارے ہم وطن ہیں بلکہ اوائل عمر کے (جب ہم قطبی اور شرح ملا پڑھتے تھے) ہمارے ہم مکتب۔ اس زمانہ سے آج تک ہم میں ان میں خط وکتابت وملاقات ومراسلت برابر جاری رہی ہے۔ اس لیے ہمارا یہ کہنا کہ ہم ان کے حالات وخیالات سے بہت واقف ہیں مبالغہ قرار نہ دیئے جانے کے لائق ہے۔ مؤلف براہین احمدیہ نے مسلمانوں کی عزت رکھ دکھائی ہے، اور مخالفین اسلام سے شرطیں لگا لگا کر تحدّی کی ہے۔ اور یہ منادی اکثر روئے زمین پر کردی ہے کہ جس شخص کو اسلام کی حقانیت میں شک ہو وہ ہمارے پاس آئے۔''

(رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ٦)

اسی طرح آپ کی نیک فطرت اور پرہیزگاری کی یوں شہادت دیتے ہیں۔ ''مؤلف براہین احمدیہ مخالف وموافق کے تجربہ اور مشاہدہ کے رُو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں اور نیز شیطانی الہام اکثر جھوٹے نکلتے ہیں اور الہامات مؤلف براہین احمدیہ سے (انگریزی میں ہوں خواہ ہندی وعربی وغیرہ) آج تک ایک بھی جھوٹ نہیں نکلا۔''

(اشاعۃ السنہ جلد ۷)

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی گواہیاں آپ کے معاصرین کی ہیں جو آئندہ پیش کی جائیں گی انشاء اللہ۔

حضرت مسیح موعودؑ نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے اس ریویو اور بعد ازاں مخالفانہ کاروائیوں کا اپنے عربی اشعار مندرجہ براہین احمدیہ میں نہایت درد بھرے انداز میں یوں ذکر فرمایا ہے:

ایا راشقی قد کنت تمدح منطقی
و تثنی علی بالفة و توقر

یعنی اے مجھ پر تیر چلانے والے کوئی زمانہ تھا کہ تو میرے کلام کی تعریف کرتا تھا اور محبت کے ساتھ میری ثنا کرتا تھا اور میری عزت کرتا تھا۔

وللہ درك حین قرظت مخلصا
کتابی و صرت لکل ضال مخفّر

اور کیا ہی اچھا تھا تیرا حال جبکہ تو نے اخلاص کے ساتھ میری کتاب کا ریویو لکھا اور تو گمراہوں کو ہدایت کی پناہ میں لانے والا تھا۔

وانت الذی قد قال فی تقریظه
کمثل المؤلف لیس فینا غضنفر

کہ تو وہی تو ہے جس نے اپنے ریویو میں کہا تھا کہ براہین احمدیہ کے مولف جیسا کوئی شیر بہادر ہم میں نہیں ہے۔

عرفت مقامی ثم انکرت مدبراً
فما الجهل بعد العلم ان کنت تشعر

تو نے میرے مقام کو پہچانا مگر پھر انکار کردیا اور پیٹھ پھیر لی لیکن ذرا خیال تو کر کہ علم کے بعد جہالت کی کیا حقیقت ہوتی ہے۔

کمثلك مع علم بحالی وفطنةٍ
عجبت له یبغی الهدی ثم یاطر

تیرے جیسا شخص جو میرے حالات کو خوب جانتا ہے تعجب ہے کہ وہ ہدایت پر آکر پھر راہ راست چھوڑ دے

قطعت ودادًا قد غرسناه فی الصبا
ولیس فوادی فی الوداد یقصّر

تو نے محبت کے اس درخت کو کاٹ دیا جو ہم نے نوجوانی میں لگایا تھا مگر میرے دل نے محبت میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔

علی غیر شیءٍ قلتَ ماقلت عجلةً
ووالله انی صادق لا ازوّر

تو نے میرے متعلق جو جلد بازی سے کہا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے اور خدا کی قسم میں صادق ہوں جھوٹا نہیں ہوں۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳۳۵ روحانی خزائن جلد ۲۱)

اب ہم ان اعتراضات کی طرف آتے ہیں جو معترض نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی ذات اقدس پر کیے ہیں۔ چنانچہ ٹانک وائن کے عنوان سے وہ لکھتے ہیں۔

''مرزا شراب پیتا تھا اور وہ بھی معمولی درجہ کی نہیں بلکہ نہایت ہی اعلی درجہ کی خالص ولایتی شراب''

اما الجواب: پس واضح ہو کہ اگر حضرت مرزا غلام احمد صاحب نعوذ باللہ شراب پیتے تھے تو پھر جن لوگوں کا نام لیکر آپ شور مچاتے ہیں کہ یہ لوگ (حضرت) مرزا (صاحب) کے اولین مخالف تھے یعنی مولوی محمد حسین بٹالوی، نذیر حسین دہلوی، ثناء اللہ امرتسری، رشید احمد گنگوہی وغیرہ کس قسم کے عاقل اور تقویٰ شعار تھے کہ ایسے شرابی (نعوذباللہ من ذلك) سے علمی بحثیں اور مناظرے کرتے رہے۔ حتیٰ

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا جلسہ سالانہ آج شروع ہو رہا ہے اور مجھے یہاں کے جلسہ میں شامل ہونے کی تقریباً سات سال بعد توفیق مل رہی ہے۔

دنیا میں جلسوں کے انعقاد صرف لوگوں کا اکٹھ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بڑی شان سے پورا ہونے کی دلیل ہے۔

یہ جلسے جہاں احمدیوں کے لئے علمی اور روحانی ترقی کا باعث بنتے ہیں اور بننے چاہئیں، وہاں غیروں کو بھی اسلام کی خوبیوں کا معترف بنا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کو بڑی شان سے پورا کرتے ہیں کہ ان کی خالص تائید حق پر بنیاد ہے، اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ ارشادات کے حوالہ سے تقویٰ کی ضرورت و اہمیت اور اس کے تقاضوں کا تذکرہ اور افراد جماعت کو اہم نصائح۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیٹی مکرمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی وفات۔ مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04 اکتوبر 2013ء بمطابق 04 اخاء 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الہدیٰ، سڈنی، آسٹریلیا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 25 اکتوبر 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا جلسہ سالانہ آج شروع ہو رہا ہے اور مجھے یہاں کے جلسہ میں شامل ہونے کی تقریباً سات سال بعد توفیق مل رہی ہے۔ یہ جلسہ سالانہ جس کی بنیاد آج سے تقریباً 123 سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی تھی، جب پہلا جلسہ آج سے 123 سال پہلے منعقد ہوا تھا جو ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں منعقد ہوا اور جس میں صرف 75 افراد شامل ہوئے تھے۔ آج یہ جلسے دنیا کے ایک بڑے خطے میں منعقد ہوتے ہیں جس میں بڑے ممالک بھی شامل ہیں اور چھوٹے ممالک بھی شامل ہیں، امیر ملک بھی شامل ہیں اور غریب ملک بھی شامل ہیں۔ دنیا کا کوئی براعظم ایسا نہیں جس میں یہ جلسہ منعقد نہ ہوتا ہو۔ یقیناً یہ جلسے دنیا کے کونے کونے میں اور ملک ملک میں منعقد ہونے تھے، کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسہ کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 282-281 اشتہار نمبر 91 مطبوعہ ربوہ)

پس دنیا میں جلسوں کے انعقاد صرف لوگوں کا اکٹھ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بڑی شان سے پورا ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ: 4) کے روشن تر نشانوں کے ساتھ پورا ہونے کی دلیل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کہ ''اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے'' صرف الفاظ نہیں بلکہ آج یہ الفاظ ہر نیا دن طلوع ہونے کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دکھا رہے ہیں۔ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل مانگتے ہیں۔ اگر آنکھیں بند نہ ہوں، اگر دل و دماغ پر پردے نہ پڑے ہوں تو آپ علیہ السلام کی صداقت کے لئے یہ جلسوں کے انعقاد ہی جو دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں بہت بڑی دلیل ہیں۔ کہ وہ جلسہ جو صرف 123 سال پہلے قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں منعقد ہوا تھا، آج دنیا کے تمام براعظموں میں منعقد ہو رہا ہے۔ دنیا کے اس برّاعظم میں بھی منعقد ہو رہا ہے اور اس براعظم کے اور اس ملک کے بڑے شہر میں منعقد ہو رہا ہے جو وہاں سے ہزاروں میل دور ہے اور ہزاروں مرد و خواتین اور بچے اس میں شامل ہیں۔ اور یہی جلسہ تقریباً ایک مہینہ پہلے بڑی شان کے ساتھ دنیا کے اُس ملک کے دارالحکومت میں منعقد ہوا جس نے ایک لمبا عرصہ ہندوستان پر حکومت کی اور جس کے بعض افسران اور پادریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مقدمے بھی کروائے۔ آپ علیہ السلام کو عدالتوں میں بھی کھینچا۔ لیکن آج اُس ملک کی حکومت کے افسران اور لیڈر حتی کہ اُس ملک کے پادری بھی اس اعتراف کے بغیر نہیں رہ سکے کہ جماعت احمدیہ کا پیغام دنیا کی قوموں اور لوگوں کو اکٹھا کرنے کا پیغام ہے۔ محبت، پیار اور بھائی چارے کا پیغام ہے اور اس پیغام کو دنیا میں پھیلنا چاہئے۔ اسی طرح امریکہ جو دنیا کی بڑی طاقت سمجھی جاتی ہے، اُس کے اربابِ حکومت بھی ہمارے جلسہ میں آ کر، یا اپنے پیغام کے ذریعہ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اسلام کے حقیقی پیغام کا ہمیں جماعت احمدیہ سے پتہ چلا ہے۔

پس یہ جلسے جہاں احمدیوں کے لئے علمی اور روحانی ترقی کا باعث بنتے ہیں اور بننے چاہئیں، وہاں غیروں کو بھی اسلام کی خوبیوں کا معترف بنا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کو بڑی شان سے پورا کرتے ہیں کہ ان کی خالص تائید حق پر بنیاد ہے، اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے، اسلام کے نام کو بلند کرنے پر بنیاد ہے، اسلام کے اعلیٰ و ارفع مذہب ہونے کو دنیا پر ثابت کرنے کا ذریعہ ہے۔

پس اس زمانے میں جب غیر بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کردہ اسلام کی خوبصورتی کا اقرار کرتے ہیں، جو حقیقی اسلام ہے جو قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق ہے تو کیا ایک احمدی کو پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں ہونا چاہئے۔ ایک احمدی کی ذمہ داری تو ان باتوں سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے کہ اس جلسہ میں شامل ہو کر اپنی علمی، عملی، اعتقادی اور روحانی صلاحیتوں کو کئی گنا بڑھانے کا ذریعہ بنائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے مقاصد میں بتایا تھا کہ اس میں شامل ہو کر تقویٰ اور خدا ترسی میں نمونہ بنو۔ یہ جلسہ تمہارے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے والا بن جائے۔ نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جاؤ۔ بھائی چارے میں ایک مثال قائم کرو۔ انکسار اور عاجزی پیدا کرو۔ دین کی خدمت کے لئے اپنے اندر ایک جوش اور جذبہ پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اس جلسہ کے دنوں میں اپنے عہدِ بیعت کے جائزے لو، جس میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

''مجھے ایسے لوگوں سے کیا کام ہے جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر اُٹھا نہیں لیتے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 363 اشتہار نمبر 117 التوائے جلسہ 17 دسمبر 1893ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ایک احمدی کے کرنے کے بہت بڑے کام ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بہت بڑا مشن لے کر آئے تھے۔ اگر ہم نے آپ کی بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور اس مشن کو پورا کرنا ہے جو آپ لے کر آئے تو پھر ہمیں اُن تعلیمات پر غور کرنا ہوگا جو آپ نے ہمیں دیں۔ ہمیں اُن تمام توقعات پر پورا اترنے کی

کوشش کرنی ہوگی جو آپ نے ہم سے رکھیں۔

پس ہمیں یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہم احمدی ہو گئے ہیں اور مقصد پورا ہو گیا ہے۔ اب احمدی ہونے کے بعد ان باتوں اور ان چیزوں اور اُن توقعات کی تلاش کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہیں۔ یہ جلسہ کے تین دن کیونکہ اجتماعی طور پر روحانی ماحول کے دن ہیں اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر تلاش کر کے اور یہاں کے پروگراموں سے فائدہ اُٹھا کر ہمیں ایک حقیقی احمدی بننے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے، اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

اِس وقت میں اُس فہرست میں سے چند باتوں کا ذکر کروں گا اور آپ کے سامنے پیش کروں گا جو اُن معیاروں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہے۔

جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد آپ نے یہ بیان فرمایا تھا کہ تا آنے والوں کے دل میں تقویٰ پیدا ہو۔ تقویٰ کیا ہے؟ اس بارے میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں، اس کے ذریعہ سے اُن تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی قوّت و طاقت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوّتیں نفسِ امّارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں‘‘۔ نفسِ امّارہ نفس کی ایسی حالت کو کہتے ہیں جو بار بار بدی کی طرف لے جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنے کی بجائے شیطان نے جو دنیا میں بے حیائی پھیلائی ہوئی ہے، اُس کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ برائیوں کو خوبصورت کر کے دکھاتا ہے۔ فرمایا کہ یہی انسان کا شیطان ہے جو تمہیں ہر وقت بہکاتا رہتا ہے۔ فرمایا کہ یہ انسانی قوتیں جو انسان کو ورغلاتی رہتی ہیں، ’’اگر اصلاح نہ پائیں گی تو انسان کو غلام کر لیں گی‘‘۔ فرمایا کہ ’’علم و عقل ہی بُرے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں‘‘۔ بعض انسانوں کو اپنے علم پر اور اپنی عقل پر بڑا ناز ہوتا ہے اور یہ ناز ہی اُن کو شیطان بنا دیتا ہے اور یہی علم اور عقل ہی شیطان بن جاتا ہے۔ ’’متقی کا کام کو اُن کی اور ایسا ہی اور دیگر کُل قُویٰ کی تعدیل کرنا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 21۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی اپنی ان طاقتوں کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں ٹھیک کرنا ہوگا، صحیح موقعوں پر اور انصاف کے ساتھ استعمال کرنا ہوگا اور جب یہ ہوگا تو یہ تقویٰ ہے۔

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اُس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسا ہی رُو بہ دنیا تھے، اُن تمام آفات سے نجات پاویں۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 7۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس بیعت میں آ کر بھی اگر پاک تبدیلیاں نہ ہوں تو وہ مقصد پورا نہیں ہوتا جس کے لئے بیعت کی گئی ہے۔

پھر ایک جگہ تقویٰ کی وضاحت فرماتے ہوئے، ہمیں نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں، کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغزِ شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں لیکن اگر طالبِ صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلبِ صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (المآئدۃ: 28) گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اُس کا وعدہ ہے اور اُس کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔‘‘ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ’’جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (الرعد: 32)۔ پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیّتِ دعا کے لئے ایک غیر مُنفک شرط ہے تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیتِ دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے؟ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک اُن میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیّت دعا کا سُرور اور حظّ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 68۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ انسان کو ہر وقت اپنے قویٰ سے کام لینا چاہئے۔ فرمایا کہ: ’’غرض یہ قویٰ جو انسان کو دئے گئے ہیں اگر وہ ان سے کام لے تو یقیناً ولی ہو سکتا ہے۔‘‘ فرمایا: ’’مَیں یقینا کہتا ہوں کہ اس امت میں بڑی قوّت کے لوگ آتے ہیں جو نور اور صدق اور صفا سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپ کو ان قُویٰ سے محروم نہ سمجھے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے کوئی فہرست شائع کر دی ہے جس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ ہمیں ان برکات سے حصہ نہیں ملے گا‘‘۔ یعنی فلاں لوگوں کو ملنا ہے اور ہمیں نہیں مل سکتا، ایسی کوئی فہرست نہیں ہے۔ فرمایا: ’’خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے۔ اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی بھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے تم کو چاہیے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے لئے کئی ایک مواقع ہیں۔ رکوع، قیام، قعدہ، سجدہ وغیرہ۔ پھر آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ فجر، ظہر، عصر، شام اور عشاء۔ ان پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے لئے مواقع ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 234-233۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اس بارے میں وضاحت فرماتے ہوئے کہ نماز کی اصل غرض اور مغز دعا ہی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ: ’’نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ اُلوہیّت اور عبودیّت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے‘‘۔ اللہ تعالیٰ اور بندے میں اسی قسم کا تعلق ہے۔ ’’جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازے پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو اُلوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے‘‘۔ رونے اور آہ وزاری کو چاہتا ہے۔ ’’اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 234۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید رونے دھونے سے اور دعاؤں سے کچھ نہیں ملتا۔ اور آجکل دہریت نے نوجوانوں میں بھی اور بعض لوگوں میں بھی اس قسم کے خیالات بڑے زور شور سے پیدا کرنے شروع کئے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: ’’بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے‘‘۔ یہ سچی توبہ شرط ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیئے ہیں، اُن کی پابندی کرنی ہو گی۔ ’’اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔ یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد   اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست‘‘

کہ یہ عاشق کیسا ہے کہ یار نے اُس کے حال کو دیکھا تک نہیں۔ اے دوست! درد ہی نہیں ہے ورنہ طبیب تو حاضر ہے۔ تمہارے اندر ہی وہ درد پیدا نہیں ہو رہا ورنہ علاج کے لئے اللہ تعالیٰ تو حاضر ہے۔

فرمایا کہ: ’’خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آ جاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 234۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر عاجزی اور انکساری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں: ’’اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لیے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے‘‘ غرور و تکبر غضب سے پیدا ہوتا ہے ’’اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔‘‘ یعنی غصہ بھی تکبر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور تکبر اور نخوت کی وجہ سے غصہ پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا: ’’کیونکہ غضب اُس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔‘‘ انسان اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ ’’مَیں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں، یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں‘‘۔ یعنی کسی کو اپنے آپ سے کم سمجھیں ’’خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے‘‘۔ اگر یہ حقارت دل میں رکھی تو جس طرح ایک بیج بویا جاتا ہے اور بڑھتا ہوا پودا

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

بن جاتا ہے اور پھر درخت بن جاتا ہے، اسی طرح یہ حقارت بڑھے گی اور جب یہ حقارت بڑھے گی تو انسان کو ہلاک کردے گی۔ فرمایا کہ: ’’بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں‘‘۔ بڑوں کو ملے، بڑے ادب سے پیش آئے، بڑی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ ’’لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ۔ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (الحجرات:12) کہ تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق وفُجّار کا ہے‘‘۔ اُن لوگوں کا ہے جو دین بھولنے والے ہیں اور دور ہٹنے والے ہیں۔ ’’جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے‘‘۔ ہیں تو ہم سب اللہ تعالیٰ کے بندے، جب وہی اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سب کو ملنے ہیں تو کیا پتہ اللہ تعالیٰ کے فضل کس پر زیادہ ہونے ہیں۔ ’’مکرّم و معظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متّقی ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (الحجرات:14)۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 23-22۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک موقع پر جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: ’’اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوّت اور محبّت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ، کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزّت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے‘‘۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ ’’اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کرلو‘‘۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی لڑائی تو نہیں، اللہ تعالیٰ سے سچی صلح یہی ہے کہ اُس کے احکامات پر عمل کیا جائے اور اُس کی عبادت کا حق ادا کیا جائے، اُس کے بندوں کے حقوق ادا کئے جائیں۔ ’’اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے‘‘۔ کوشش کرو گے ’’تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کردے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو‘ جڑی بوٹیوں کو ’اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ اور کھیت کو خوش نما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں، ان کی مالک پروا نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑ ہارا ان کو کاٹ کر اپنے تنور میں پھینک دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی بھی پروا نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں ہر روز ذبح ہوتیں ہیں۔ پر اُن پر کوئی رحم نہیں کرتا۔ اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پُرس ہوتی ہے‘‘۔ ایک انسان مارا جاتا ہے تو باز پرس ہوتی ہے، قانون پوچھتا ہے، لیکن جانور ذبح ہوتے ہیں، کوئی رحم نہیں کرتا۔ ’’سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لا پروا بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے، کیونکہ کوئی بات بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔

...... یہ میری وصیت ہے اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا بلکہ نرمی اور آہستگی اور خُلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 175-174۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر جماعت کو اخلاقی ترقی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ: ’’پس ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں کیونکہ اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْکَرَامَةِ مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی اُن پر سختی کرے تو حتی الوسع اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں‘‘۔ اور یہی ایک سبق ہے جو ہم دنیا کو دیتے ہیں کہ یہ معیار ہے دنیا میں امن قائم کرنے کا، اور دنیا پھر اس کو پسند کرتی ہے۔ لیکن ہمارے عملی نمونے بھی ایسے ہونے چاہئیں۔

فرمایا: ’’انسان میں نفس بھی ہے اور اس کی تین قسم ہیں۔ اَمّارہ، لَوّامہ، مُطمَئِنّہ۔ اَمّارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوش کو سنبھال نہیں سکتا‘‘ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بتایا ’’اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے۔ مگر حالت لوّامہ میں سنبھال لیتا ہے‘‘۔ دل بار بار اُس کو ملامت کرتا ہے کہ میں نے برائی کی۔ فرماتے ہیں کہ: ’’مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدی نے بوستان میں لکھی ہے کہ ایک بزرگ کو کتّے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتّے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟‘‘ اُس کتّے کو۔ ’’اس نے جواب دیا۔ بیٹی! انسان سے کُتپن نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے انسان کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کُتپن کی مثال صادق آئے گی۔ خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا، مگر ان کو اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ (الاعراف:200) کا ہی خطاب ہوا۔ خود اُس انسان کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں مگر اس خُلق مجسّم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا۔ اُن کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کرلیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزّت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اُس پر حملہ نہ کرسکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور کے مخالف آپؐ کی عزّت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل وخوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔ غرض یہ صفت لوّامہ کی ہے جو انسان کشمکش میں بھی اصلاح کر لیتا ہے۔ روزمرّہ کی بات ہے اگر کوئی جاہل یا اوباش گالی دے یا کوئی شرارت کرے۔ جس قدر اس سے اعراض کرو گے، اسی قدر اُس سے عزت بچا لو گے۔ اور جس قدر اس سے مٹھ بھیڑ اور مقابلہ کرو گے تباہ ہو جاؤ گے اور ذلّت خرید لو گے۔ نفسِ مُطمئنہ کی حالت میں انسان کا ملکہ حسنات اور خیرات ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا اور ماسوی اللہ سے بکلّی انقطاع کر لیتا ہے۔ وہ دنیا میں چلتا پھرتا اور دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا۔ جہاں وہ ہوتا ہے وہ دنیا اور ہی ہوتی ہے اور وہاں کا آسمان اور زمین اور ہوتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 64۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہی نئی زمین اور آسمان پیدا کرنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تھے۔ پس اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس پر قابو رکھنے والا ہو تو جہاں ہم اپنے تعلقات میں، محبت اور پیار میں بڑھنے والے ہوں گے وہاں تبلیغ کے بھی کئی راستے کھولنے والے ہوں گے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ آپس میں ذرا ذرا سی بات پر لڑائی اور جھگڑا شروع کر دیتے ہیں اور جلسوں پر بھی ایسے واقعات ہو جاتے ہیں اور یہ سب باتیں جلسہ کے تقدس کو خراب کر رہی ہوتی ہیں۔ یہاں سے بھی مجھے شکایتیں آتی رہی ہیں کہ باہر نکلے، پارکنگ میں گئے، لڑائیاں ہو گئیں، پرانے جھگڑے تھے، خاندانی جھگڑے تھے یا کاروباری جھگڑے تھے اُس پر لڑائیاں ہو گئیں اور ایک جلسہ کا جو تقدس تھا، جو ماحول تھا اُس کو خراب کر دیا۔ یا نکلتے ہی بھول گئے کہ ہم کیا کرنے آئے تھے اور کیا کر کے جا رہے ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف غیروں کے سامنے صبر اور برداشت کی تلقین نہیں فرمائی ہے کہ غیروں کے سامنے صبر اور برداشت کرو بلکہ آپس میں بھی قرآنِ کریم فرماتا ہے رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (الفتح:30) کہ رحم اور محبت کو اپنے آپ میں بھی رائج کرو اور پہلے سے بڑھ کر کرو، دوسروں سے بڑھ کر کرو۔ اس کی بہت زیادہ تلقین فرمائی گئی ہے۔ اس لحاظ سے بھی ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔

پھر وہ لوگ جو آپ کی جماعت میں شامل ہو کر آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اُن کو بشارت دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: ’’اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ (آل عمران:56) یہ تسلّی بخش وعدہ ناصرہ میں پیدا ہونے والے ابن مریم سے ہوا تھا‘‘۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوا تھا۔ ’’مگر مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ یسوع مسیح کے نام سے آنے والے ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں الفاظ میں مخاطب کر کے بشارت دی ہے۔ اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدۂ عظیم اور بشارتِ عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ وُہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امّارہ کے درجے میں پڑے ہوئے فسق وفجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی سچی قدر کرتے ہیں اور میری باتوں کو قصہ کہانی نہیں جانتے، تو یاد رکھو اور دل سے سن لو مَیں ایک بار پھر ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں، بلکہ بہت زبردست

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’جاننا چاہیئے کہ عالم آخرت درحقیقت دُنیوی عالم کا ایک عکس ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Since 1948

تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر (نہ صرف میری ذات تک) بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسان کاملؐ کی ذات تک پہنچایا ہے جو دنیا میں صداقت اور راستی کی روح لے کر آیا۔ مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ان باتوں کا اثر میری ذات تک پہنچتا تو مجھے کچھ بھی اندیشہ اور فکر نہ تھا اور نہ ان کی پروا تھی۔ مگر اس پر بس نہیں ہوتی۔ اس کا اثر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خود خدائے تعالیٰ کی برگزیدہ ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ پس ایسی صورت اور حالت میں تم خوب دھیان کر کے سن رکھو کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو اور اتنی بڑی کامیابی (کہ قیامت تک مکفّرین پر غالب رہو گے) کی سچّی پیاس تمہارے اندر ہے تو پھر اتنا ہی مَیں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اُس وقت تک حاصل نہ ہوگی جب تک لوّامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنّہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ۔ اس سے زیادہ اور مَیں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے۔ پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ تا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 65-64۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوّت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو یقین سے اپنا ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا ردّ نہیں کرتا ہے۔ پس خدا سے مانگو اور یقین اور صدقِ نیّت سے مانگو۔ میری نصیحت پھر یہی ہے کہ اچھے اخلاق ظاہر کرنا اپنی کرامت ظاہر کرنا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں کراماتی نہیں بننا چاہتا تو یاد رکھے کہ شیطان اسے دھوکہ میں ڈالتا ہے۔ کرامت سے عُجب اور پندار مراد نہیں ہے۔ کرامت سے لوگوں کو اسلام کی سچائی اور حقیقت معلوم ہوتی ہے اور ہدایت ہوتی ہے۔ مَیں تمہیں پھر کہتا ہوں کہ عُجب اور پندار تو کرامتِ اخلاقی میں داخل ہی نہیں۔ پس یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ دیکھو یہ کروڑ ہا مسلمان جو رُوئے زمین کے مختلف حِصَص میں نظر آتے ہیں کیا یہ تلوار کے زور سے، جبر واکراہ سے ہوئے ہیں؟ نہیں! یہ بالکل غلط ہے۔ یہ اسلام کی کراماتی تاثیر ہے جو ان کو کھینچ لائی ہے۔ کرامتیں انواع واقسام کی ہوتی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک اخلاقی کرامت بھی ہے جو ہر میدان میں کامیاب ہے''۔ اچھے اخلاق دکھاؤ تو یہی کرامت بن جاتی ہے۔ ''انہوں نے جو مسلمان ہوئے صرف راستبازوں کی کرامت ہی دیکھی اور اس کا اثر پڑا۔ انہوں نے اسلام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا۔ نہ تلوار کو دیکھا۔ بڑے بڑے محقق انگریزوں کو یہ بات ماننی پڑی ہے کہ اسلام کی سچّائی کی روح ہی ایسی قوی ہے جو غیر قوموں کو اسلام میں آنے پر مجبور کر دیتی ہے''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 92۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر آپ کے عمل تعلیم کے مطابق ہوں گے، اگر ہمارا ہر قول وفعل قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق ہو گا، اُس طرح ہو گا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں تو ایک تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ بن جائے گا۔ صرف پاکستانیوں کی یا چند فجین (Fijian) لوگوں کی یہاں تعداد بڑھنے سے احمدیت نہیں پھیلے گی۔ مقامی لوگوں میں تبلیغ کرنے کے لئے بھی اپنے عملوں کو ایسا بنانا ہوگا کہ لوگوں کی توجہ ہماری طرف پیدا ہو اور یہ بھی ایک جلسہ کا بہت بڑا مقصد ہے۔

پس یہ تقویٰ میں ترقی، اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ، اللہ تعالیٰ سے تعلق، دعاؤں اور نمازوں کی طرف توجہ، یہی باتیں ہیں جو افرادِ جماعت کو انفرادی طور پر بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں گی اور من حیث الجماعت، جماعت کو بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں گی۔ جماعت کی ترقی میں ہر اُس شخص کو شامل کریں گی جو یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ جلسہ کے اس ماحول میں ان دنوں میں اپنے جائزے لیں۔ ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک ان نصائح اور توقعات پر پورا اُترنے کی کوشش کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہیں اور کوشش بھی ہر احمدی کو کرنی چاہئے کہ ہم ان باتوں پر عمل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کے لئے کی گئی دعاؤں کے بھی وارث بنیں۔ ان دنوں میں بہت دعائیں کریں، اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا شکر ادا کریں کہ اُس نے ہمیں جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق دے کر ہماری اصلاح کا ایک اور موقع عطا فرمایا ہے۔ دعا کریں ہم اُن لوگوں میں شامل نہ ہوں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ نہیں لیتے۔ بلکہ اُن میں شامل ہوں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ان دنوں سے بھرپور فیض اُٹھانے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بنیں۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کا جنازہ ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ امۃ الحیٔ بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں اور محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ 30؍ستمبر کو 95 سال کی عمر میں مَیری لینڈ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی، اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور خلیفۃ المسیح الرابع کی بہن اور میری خالہ تھیں۔ گویا حضرت خلیفہ اول سے لے کر اب تک خلفاء سے ان کا رشتہ تھا۔ پہلے بھی ان کا میرے سے بڑا پیار کا تعلق رہا۔ پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے امیر مقامی اور ناظرِ اعلیٰ بنایا تو اُس وقت پیار کے ساتھ احترام بھی شامل ہو گیا اور خلافت کے بعد تو اس تعلق میں ایک عجیب طرح کا رنگ آ گیا کہ حیرت ہوتی تھی۔ انتہائی ملنسار اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ناصرات جو احمدی بچیاں ہیں، اُن پر بھی ان کا ایک اس لحاظ سے احسان ہے جو تاریخ احمدیت میں درج بھی ہے کہ 1939ء میں احمدی بچیوں کے لئے مجلس ناصرات الاحمدیہ کا قیام عمل میں آیا تھا، جس کی پہلی صدر یا نگران محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ تھیں اور سیکرٹری صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ تھیں اور اس کی تحریک بھی انہی نے کی تھی۔ آپ کہتی ہیں جب مَیں دینیات کلاس میں پڑھتی تھی تو میرے ذہن میں یہ تجویز آئی کہ جس طرح خواتین کی تعلیم کے لئے لجنہ اماء اللہ قائم ہے، اسی طرح لڑکیوں کے لئے بھی کوئی مجلس ہونی چاہئے۔ چنانچہ محترم ملک سیف الرحمن صاحب کی بیگم صاحبہ اور محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کی بیگم صاحبہ اور اسی طرح اپنی کلاس کی بعض اور بہنوں سے خواہش کا اظہار کیا اور ہم نے مل کر لڑکیوں کی ایک انجمن بنائی جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی منظوری سے ناصرات الاحمدیہ رکھا گیا۔ بلکہ یہ مجلس ہی تھی یا کوئی اجلاس ہو رہا تھا کہ خلیفۃ المسیح الثانی وہاں سے گزرے۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ نوجوان لجنہ یا اس طرح کا کوئی لفظ استعمال کیا تھا، کی کوئی تنظیم ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ تو بہرحال پھر ان کے جو استاد تھے، اُن کی تحریک پر اجازت لی اور پھر باقاعدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ناصرات الاحمدیہ نام تجویز کیا اور یہ مجلس بنی۔ ہر ایک کا ان کے بارے میں یہی خیال اور تبصرہ ہے کہ انتہائی سادہ مزاج اور غریب نواز تھیں۔ مہمان نوازی کی صفت بہت نمایاں تھی۔ خصوصاً جلسہ کے دنوں میں اپنا سارا گھر مہمانوں کے لئے دے دیا کرتی تھیں اور ایک سٹور میں سارا خاندان اکٹھا ہو جاتا تھا۔ بلکہ بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ سٹور بھی نہیں، مہمانوں کے سپرد سارا گھر ہوتا تھا اور آپ گھر والے باہر ٹینٹ لگا کر رہتے تھے۔ مہمانوں کی بہت ہی زیادہ خاطر مدارت کرتی تھیں۔ اور یہ ان میں غیر معمولی صفت تھی۔ امیر وغریب سب کے لئے برابر مہمان نوازی تھی۔ بہت غریب پرور تھیں۔ غریبوں کا بہت خیال رکھنے والی تھیں۔ نہایت خندہ پیشانی سے ان سے پیش آتیں۔ ان کے جو بچے جو انہوں نے پالے، اُن میں سے کئی کے یہی بیان ہیں کہ ہمیں بیٹے یا بیٹی کی طرح رکھا۔ اچھے سکولوں میں تعلیم دلوائی، گھر میں اچھی طرح رکھا، کپڑے اچھے پہنائے اور اُن کی خوراک وغیرہ کا خیال رکھا۔ کئی یتیم بچیوں کی شادیوں کا انتظام آپ نے کیا۔ اور بہرحال مَیں نے تو ان جیسا غریب پرور کوئی کم ہی دیکھا ہے۔ گھر میں اگر کسی یتیم یا غریب کی پرورش کی ذمہ داری لی ہے تو پھر اپنے بچوں کی طرح اُنہیں رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے بچے تین بیٹیاں اور ایک بیٹے ہیں ڈاکٹر ظہیر الدین منصور۔ سارے امریکہ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی اپنی والدہ اور والد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

❀❀❀

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ آسٹریلیا 2013ء

سڈنی میں واقفین نَو بچوں اور واقفات نَو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔

بچوں اور بچیوں کے سوالات کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ کے اہم ارشادات۔

اعلان نکاح۔ کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء و طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز۔ تقریبات آمین۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد جماعت نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

آسٹریلیا کے نیشنل ٹی وی ABC پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے انٹرویو کی کوریج۔

سڈنی سے میلبورن کے لئے روانگی۔ میلبورن میں حضور انور کا ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ احمدیہ سینٹر میلبورن کا تعارف۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن) قسط: ۸

07/اکتوبر بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر بیس منٹ پر مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

واقفین نَو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الہدیٰ تشریف لائے اور واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم فرہاد احمد مونس نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم رستگار احمد چوہان نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم ذیشان احمد عارف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیثِ مبارکہ پیش کی: ''اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَ أَحْسِنُوْا أَدَبَهُمْ'' (ابن ماجہ، ابواب۔

اک نہ اک دن پیش ہو گا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

مجلس سوال و جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے واقف نو بچوں اور خدام نے سوالات کئے۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے Drugs حرام کئے ہیں تو پھر سگریٹ کیوں حرام نہیں کی؟

اس سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا** کہ شراب حرام ہے۔ قرآن کریم میں اس کے حرام ہونے کا ذکر ہے اور یہ اس لئے حرام ہے کہ اس کا نقصان زیادہ ہے اور فائدہ کم ہے۔ جب انسان نشہ کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کے ہوش و حواس قائم نہیں رہتے۔

حضور انور نے فرمایا: جب ابھی شراب حرام نہیں ہوئی تھی تو ایک صحابی جو حالت نشہ میں تھے کسی بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نامناسب جواب دیا تھا۔ تو حالت نشہ میں انسان سے ناپسندیدہ افعال سرزد ہوتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ باقی جہاں تک سگریٹ اور تمباکو کا تعلق ہے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اس کو حرام تو نہیں کہتا لیکن یہ بُری چیز ہے، مَیں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے زمانہ میں ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضرور حرام قرار دے دیتے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سفر میں گئے۔ جہاں قیام کیا وہاں لوگ حقّہ پیتے تھے۔ حقّہ کی وجہ سے وہاں آگ لگ گئی۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ناپسند فرمایا کہ یہ بیہودگی ہے اور بُری چیز ہے۔ تو یہ سن کر اُن صحابہ نے جو حقّہ کا استعمال کرتے تھے اپنے حقّے توڑ دیئے۔ پس ہر نشہ کی چیز بُری چیز ہے۔ لیکن سگریٹ، تمباکو وغیرہ کا نشہ شراب کے نشے کی طرح نہیں ہوتا۔ ہاں تمباکو کے استعمال سے لوگ اپنے آپ کو بیمار کر لیتے ہیں جو نئی ریسرچ ہوئی ہے اُس سے معلوم ہوا ہے کہ تمباکو کے استعمال سے پھیپھڑوں کا کینسر بھی ہوجاتا ہے۔

❁ ایک سوال یہ کیا گیا کہ کوئی ہندو، عیسائی جو اپنے مذہب پر کامل یقین رکھتا ہے اور جو دعا کرتا ہے وہ پوری ہو جاتی ہے تو اس کو کس طرح اسلام کی طرف، خدائے واحد کی طرف راغب کیا جاسکتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا:** خدا تعالیٰ تو سب کا ایک ہے خواہ اس کا نام بھگوان رکھیں، پرمیشر رکھیں، خدا ایک ہی ہے۔ باقی ہندوؤں نے اپنے مختلف بت بنائے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بُت ان کو خدا تعالیٰ تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کام کر رہی ہوتی ہے اور اس کے طفیل ہر مذہب والا ہندو ہو یا عیسائی ہو یا کوئی اور ہو، اس کو خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی پرورش کا ذمّہ لیا ہوا ہے اس لئے وہ اپنی صفت رحمانیت کے تحت اپنی مخلوق کی پرورش کی ضروریات پوری کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب سمندر میں طوفان آتا ہے تو کشتی بحری جہاز میں سفر کرنے والے لوگ مجھ سے مدد مانگتے ہیں تو میں ان کی پکار کو سن کر ان کو بچا لیتا ہوں تو زمین پر پھر وہ باغی ہوجاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اتنی قدرت رکھتا ہوں کہ زمین پر بھی ان کو پکڑ سکتا ہوں۔ پس خدا تعالیٰ کی رحمانیت غالب آکر، خدا تعالیٰ خود ہی فضل کر رہا ہوتا ہے۔ اب جو دہریہ خدا تعالیٰ کو مانتا ہی نہیں تو اس نے خدا تعالیٰ سے کیا مانگنا ہے؟ لیکن بغیر مانگے بھی خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت اس کو عطا کر رہی ہے اور اُس کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ایک عورت نے ایک دوسری لڑکی سے جو خدا کی قائل نہیں تھی یہ کہا کہ اگر تم نے یونیورسٹی میں جا کر امتحان دینا ہو اور تم امتحان کے لئے جا رہی ہو۔ راستہ میں کوئی روک پڑ جائے، تاخیر ہو رہی ہو اور وقت پر پہنچنا مشکل لگ رہا ہو تو پھر ایسی صورت میں تم کیا کرو گی۔ اس پر اُس لڑکی نے جواب دیا کہ میں Hope رکھوں گی۔ تو اس پر بچی نے اُسے جواب دیا آخر تم کسی نہ کسی وجود سے ہی Hope رکھو گی۔ پس جس سے تم Hope رکھو گی وہی خدا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ اپنی قدرت دکھانے کے لئے لوگوں کی دعائیں سنتا ہے۔ ایسے لوگ جو دور دراز کے جزائر میں رہتے ہیں اور ابھی وہاں اسلام کا نام نہیں پہنچا تو خدا تعالیٰ اپنی قدرت کے اظہار کے لئے ان لوگوں کی بھی دعائیں سنتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا: میں ربّ العالمین ہوں۔ سب کا رب ہوں اور ہر ایک کی پرورش کرتا ہوں۔ خواہ کوئی ہندو ہو، عیسائی ہو، بدھ ہو، پارسی ہو سب کو دیتا ہوں۔ تو یہ نہیں کہ ان کی دعائیں قبول ہو رہی ہوتی ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو رہا ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت کام کر رہی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں مل رہا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے سب کو پالنا ہے اور وہ پال رہا ہے اور پالنے میں جو مشکلات پیش آرہی ہوتی ہیں خدا تعالیٰ اُسے بھی دور کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ جو دوسرے مذاہب کے لوگ ہیں ان پر حجّت تمام کرنے کے لئے قبولیت دعا ایک بہت بڑی دلیل ہے۔ آپ لوگوں کو خدا تعالیٰ سے اتنا تعلق پیدا کر لینا چاہئے کہ دوسروں کو بتا سکو کہ کس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اگر مقابلہ میں آؤ تو خدا تعالیٰ ہماری دعا قبول کرے گا۔ دوسروں کو بتاؤ کہ اگر خدا تعالیٰ تم پر رحم کر رہا ہے تو وہ اُس کے ایک جنرل اصول کے تحت ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کو اپنی مخلوق پسند ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اور سچّا مذہب ہے۔ بعد میں اُس کے ماننے والوں نے اُسے بگاڑ دیا اور اس کی تعلیمات بگاڑ دیں۔ جوں جوں زمانہ آگے بڑھتا گیا اور انسان ترقی کرتا گیا تو اللہ تعالیٰ انسان کے لئے علم کو بھی وسیع کرتا گیا اور انسان کی سوچوں کو بھی اور علم کی وسعت کا احاطہ کرنے کے لئے اس کی صلاحیت اور قابلیت کو بھی بڑھاتا چلا گیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے مختلف ادوار میں آہستہ آہستہ انسان کی صلاحیت اور قابلیت کو بھی بڑھایا اور علم میں بھی وسعت دی اور پھر اس دور میں اپنے کمال تک پہنچایا۔ اب صرف قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جس نے دنیا کا ہر علم کا احاطہ کیا ہوا ہے اور ہر علم کو اپنے اندر سمویا ہوا ہے۔ اب جو کامل دین ہے وہ صرف قرآن کریم ہی پیش کرتا ہے۔ دوسرے سب مذاہب کی تعلیمات بگڑ چکی ہیں جس کی وجہ سے اب یہ کامل مذہب نہیں رہے۔ کامل مذہب صرف اسلام ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مسلمانوں نے بھی یہی باتیں اور غلط تعلیمات اسلام میں داخل کر دی تھیں۔ اس لئے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیحؑ اور مہدیؑ کو مبعوث فرمایا۔ آپؑ نے اسلام کی اصل، حقیقی اور سچّی تعلیم پہنچائی اور اسلام کا اصل اور حقیقی چہرہ دنیا کو دکھایا۔

باقی دوسرے مذاہب والوں کو آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ تمہارا مذہب اگر صحیح بھی ہو لیکن تم نے اس کی اصل تعلیمات کو بگاڑ دیا ہے اور اب تم بگڑی ہوئی تعلیمات پر عمل پیرا ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر آپ نے دوسروں کا مقابلہ کرنا ہے تو پھر اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ نمازی بنو اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرو اور پھر قبولیت دعا کے نشان خود بھی دیکھو اور دوسروں کو بھی دکھاؤ۔

❁ ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ ہم خواتین سے ہاتھ نہیں ملاتے۔ لیکن اگر کسی پروگرام میں کوئی خاتون اچانک ہاتھ آگے کر دے تو کیا کیا جائے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: پروگراموں سے پہلے واقفیت ہوتی ہے تبھی تو ان کو مدعو کیا جاتا ہے تو پہلے بتا دینا چاہیے کہ ہم ہاتھ نہیں ملاتے۔

حضور انور نے فرمایا: میں جہاں بھی جاتا ہوں انتظامیہ کو توجہ دلا دیتا ہوں کہ ادب کے ساتھ بتا دیں کہ ہاتھ نہیں ملانا۔ چنانچہ اس طرح ہر ایک کو علم ہوتا ہے کہ ہاتھ نہیں ملانا۔ اس لئے پہلے ہی بتا دینا چاہیے تا کہ بعد میں جب کوئی عورت اپنا ہاتھ سلام کے لئے آگے کر دے تو پھر شرمندگی نہ ہو۔

ہاں اگر کوئی انتہائی مجبوری کی صورت آجائے، خاتون کو بھی علم نہ ہو اور وہ اپنا ہاتھ آگے کر دے تو ایسی کیفیت میں دوسرے کو شرمندگی سے بچانے کے لئے آپ سلام کر لیں۔

مجبوری ہے۔

❁ ایک واقفِ نَو نوجوان نے عرض کیا کہ بزنس میں ماسٹر کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا لکھ کر پوچھیں کہ اب کیا کرنا ہے۔ اگر ماسٹر کرنے کے بعد آگے مزید پڑھ کر بہتر کوالیفائی کر سکتے ہیں تو آپ کو کر لینا چاہیے۔

❁ **ایک نوجوان نے سوال کیا کہ تعلیم کے حصول کے لئے ہم نے جو یونیورسٹی کا قرض حاصل کیا ہوا ہے کیا جماعت کی خدمت میں آنے سے قبل اس قرض کے اتارنے کی اجازت ہوگی؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہر کیس کا ذاتی طور پر فیصلہ ہو گا۔ اس لئے آپ لکھ کر دیں۔ اگر جماعت کو خدمت کی ضرورت ہوگی تو پھر جماعت قرض اتارنے کی ذمّہ داری لے گی اور اگر ضرورت نہیں ہوگی تو پھر آپ کو کہا جائے گا کہ اپنی Job کرو اور قرض اتارو۔

❁ **اس سوال کے جواب پر کہ جنّت میں جانے کے لئے کوئی پابندیاں ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہی جائیں گے جو کوالیفائی ہو کر جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جہنم خالی ہو جائے گی اور جنّت بھر جائے گی۔ پس تم نیکیاں کرو اور جنت میں جاؤ۔

❁ ایک نو جوان نے سوال کیا کہ میں نے انجینئرنگ کی ہے۔ اب آگے مزید کسی لائن میں جانا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آرکیٹیکچر میں کریں، ڈیزائننگ میں۔

❁ ایک نو جوان نے عرض کیا کہ میرا نام عبد الرحمن ہے، لوگ مجھے صرف رحمن کہہ کر پکارتے ہیں تو کیا یہ صحیح ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ رحمن تم نے غلط کام کیا ہے تو یہ صحیح نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ عبد الرحمن تم نے یہ برا کام کیا ہے تو یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ رحمن کا بندہ ہو کر بُرے کام تو نہیں کرنے۔ بہر حال عبد الرحمن کہنا چاہیے۔

❁ **ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ پاکستان میں مولوی ٹخنوں سے اوپر شلوار پہنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ٹخنوں سے نیچے شلوار ہو تو نماز نہیں ہوتی۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ بعض لوگ لمبے لباس، جُبّے پہنتے تھے جو ٹخنوں سے نیچے تک آ گئے تھے اور وہ ایسا فخر کے اظہار کے لئے کرتے تھے۔ تو اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ صرف فخر اور تکبّر اور ریا کاری کے لئے لمبا لباس پہننا ٹھیک نہیں ہے۔

بعض صحابہ کے لباس بھی لمبے ہوتے تھے چونکہ ان میں کسی قسم کی فخر اور تکبّر کی علامت نہیں تھی اس لئے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا لباس پہننے سے منع نہیں فرمایا۔ صحابہ ٹخنوں سے نیچے تک لباس پہنتے تھے۔ پس یہ مولویوں نے اپنے فقہی مسئلے بنائے ہوئے ہیں۔

❁ **اس سوال کے جواب میں کہ اگر کوئی بچہ چھوٹی عمر کا ہو تو کیا اُس کی بیعت لے لینی چاہیے؟**

حضور انور نے فرمایا جب بچہ بڑا ہو جائے بالغ ہو جائے اور خود مختار ہو تو پھر بیعت کرے تو اس وقت پتہ چل جائے گا کہ سوچ بچار کے بعد شرح صدر سے بیعت کر رہا ہے۔

واقفین نَو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ کلاس گیارہ بج کر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت تمام واقفین نو کو قلم عطا فرمائے۔

واقفاتِ نَو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ عاطفہ طارق نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ مہین اشفاق نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ سائرہ احمد ملک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

''حضرت ابو بکرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مَیں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا جی حضور ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپؐ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے، جوش میں آ کر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا: دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضور خاموش ہو جائیں۔

(بخاری۔ کتاب الأدب، باب حقوق الوالدین)

اس حدیث کا انگریزی ترجمہ نائلہ احمد نے پیش کیا۔

بعد ازاں چار بچیوں عزیزہ منصورہ محمود، Nushna مظفر، عیشۃ الراضیہ اور عزیزہ عائشہ مسعود نے مل کر گروپ کی صورت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ فریحہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

''قرآن شریف جہاں والدین کی فرمانبرداری اور خدمت گزاری کا حکم دیتا ہے وہاں یہ بھی فرماتا ہے کہ رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَافِیْ نُفُوْسِکُمْ اِنْ تَکُوْنُوْا صَالِحِیْنَ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم صالح ہو تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے واسطے غفور ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی بعض ایسے مشکلات پیش آ گئے تھے کہ دینی مجبوریوں کی وجہ سے ان کی ان کے والدین سے نزاع ہو گئی تھی۔ بہر حال تم اپنی طرف سے ان کی خیریت اور خبر گیری کے واسطے ہر وقت تیار رہو۔ جب کوئی موقعہ ملے اُسے ہاتھ سے نہ دو۔ تمہاری نیت کا ثواب تم کو مل کے رہے گا۔ اگر محض دین کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرنے کے واسطے والدین سے الگ ہونا پڑا ہے تو یہ ایک مجبوری ہے۔ اصلاح کو مدّنظر رکھو اور نیّت کی صحت کا لحاظ رکھو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔ یہ معاملہ کوئی آج نیا نہیں پیش آیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ بہر حال خدا کا حق مقدّم ہے۔ پس خدا تعالیٰ کو مقدّم کرو اور اپنی طرف سے والدین کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں لگے رہو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔ اور صحت نیت کا خیال رکھو۔'' (ملفوظات جلد 10 صفحہ 131)

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ وقف نو کا مطلب کیا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: وقف نو کا مطلب ہے کہ جو بچے بچیاں اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کرتے ہیں۔ بچوں کے پیدا ہونے سے پہلے ان کے ماں باپ کرتے ہیں پھر بچے بچیاں بڑے ہو کر خود اپنی زندگی وقف کرتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس اس کا مطلب ہے وقف نو بچوں کو دوسروں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی باتیں ماننے کی ضرورت ہے۔ سیکھنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اب تعلق کس طرح پیدا کرنا ہے؟ نمازیں پڑھنے سے تعلق قائم ہوگا۔ تو پانچوں نمازوں کی ادائیگی اچھی طرح کرو، پھر نفل بھی کبھی کبھی پڑھو۔ ہاں جو بڑی لڑکیاں ہیں وہ باقاعدہ پڑھیں، جب بھی پڑھنے کی اجازت ہے۔ آپ اچھی واقفات نو تبھی بنیں گی ورنہ فائدہ کوئی نہیں۔ پھر جب تمہاری تعلیم مکمل ہو جائے تو پھر جماعت کی خدمت کرو۔

مجلس سوال و جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفات نو بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

❁ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر ایک واقفہ نو کسی مشکل کی وجہ سے پڑھائی مکمل نہیں کر پاتی اور اس کی شادی ہو جاتی ہے اور بچوں کی پیدائش کے بعد وہ بچوں کی تربیت اور گھر کے کاموں میں لگ جاتی ہے تو وہ کس طرح خدمت کرے گی، اپنا وقف نبھائے گی؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ وہ نمازیں پڑھے، دعائیں کرے اور اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کرے تو اس کے وقف کا یہی معیار ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: بچوں کی تربیت جو ہے وہی ان کے لئے ثواب ہے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک عورت آئی۔ اِس نے کہا ہمارے مرد جو ہیں وہ جہاد پر جاتے ہیں۔ دین کی خدمت کرتے ہیں۔ بہت سارے باہر کے کام کر رہے ہیں۔ ان کو ثواب بھی مل رہا ہے اور جہاد کا ثواب تو بہت زیادہ ہے اور ہم اپنے گھروں میں بیٹھی ان کے بچوں کو پال رہی ہیں۔ ان کے گھروں کی نگرانی کر رہی ہیں تو کیا ہمیں بھی اتنا ثواب ملے گا؟ جب کہ ہم مردوں کی طرح تو نہیں کر سکتیں۔ یہ بات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھی اتنا ہی ثواب ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے نیک بچے بنا دو، دین کے خادم بچے بنا دو، تربیت کر کے ایسے بچے بنا دو جو دین سے جُڑے رہنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے ہوں، قرآن کریم پڑھنے والے ہوں، دین کا علم جاننے والے ہوں تو یہی تمہارا وقف ہے۔ اکثر 90 فیصد واقفات نَو لڑکیوں کا یہی کام ہے کہ اپنے گھروں کی تربیت کریں۔

حضور انور نے فرمایا: حدیث میں آیا ہے کہ ایک عورت اپنے گھر کی نگران ہوتی ہے اور یہ ایک عام مسلمان عورت کے لئے ہے لیکن جو واقفات نَو ہیں ان پر تو گھر کی نگرانی کی زیادہ ذمّہ داری ہے۔ میں نے لجنہ کے ایڈریس میں یہی کہا تھا کہ اگر خاوند نماز نہ پڑھ رہے ہوں تو ان کے بھی کان کھینچیں۔

❁ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب میں ہندوؤں اور سکھوں کو تبلیغ کر رہی ہوتی ہوں تو مجھے کافی مشکل لگتا ہے جب کہ عیسائیوں اور یہودیوں سے بات کرنے میں مشکل پیش نہیں آتی۔ ہم انجیل اور تورات سے حوالے دے سکتی ہیں۔ لیکن سمجھ نہیں آتی کہ ہندوؤں، سکھوں اور بدھسٹ کو کیسے تبلیغ کروں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب ''دیباچہ تفسیر القرآن'' پڑھو۔ تم لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا لٹریچر نہیں پڑھتے۔ وہ اگر پڑھو تو سارا لٹریچر تمہیں تبلیغ کی طرف لے جائے گا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب ''دعوۃ الامیر'' ہے یہ واقفین نو کو پڑھنی چاہیے۔ اس میں اس زمانے کی ساری باتیں اور پیشگوئیاں بڑی اچھی طرح تفصیل کے ساتھ بیان کی ہیں۔

''دیباچہ تفسیر القرآن'' یہ کتاب انگریزی ترجمہ کے ساتھ "Introduction to the study of the Holy Quran" کے نام سے شائع شدہ ہے۔ اور ہر بک سٹال میں مہیّا ہے۔ آپ کو خریدنی چاہیے۔ ہر وقف نو اس کو پڑھے، اس کے جو بھی پہلے پچّاس، ساٹھ صفحے ہیں اس میں ہندوؤں کا، یہودیوں کا، بدھسٹ کا اور عیسائیوں کا ہر ایک کا جواب دیا ہوا ہے کہ کیا کیا ان کے اندر خامیاں ہیں اور پھر آخر میں کیوں اسلام کی ضرورت ہے۔ اور اس کتاب کا جو دوسرا حصّہ ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی سیرت پر ہے اور پھر آخری صفحات میں ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کی کیا ضرورت تھی؟

پس تم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی یہ دونوں کتابیں ''دعوۃ الامیر'' اور ''دیباچہ تفسیر القرآن'' پڑھ لو تو تم ہر ایک کا جواب دے سکتی ہو، کم از کم 75 فیصد سوالات کے جوابات تو دے سکتی ہو۔ انشاء اللہ۔

❁ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جیسے حضور انور نے فرمایا ہے کہ لڑکوں کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ مربی بنیں تو پھر لڑکیوں کے لئے سب سے بہتر کیا ہے؟**

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اچھی لڑکیاں بنیں، دین کا علم حاصل کریں، مربی باہر تبلیغ کرنے کے لئے بنیں گے تو لڑکیاں جو ہیں وہ بھی تبلیغ کر سکتی ہیں۔ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کی تربیت بھی کریں اور تبلیغ بھی کر سکتی ہیں۔ اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اگر پچّاس فیصد لڑکیوں کی اصلاح ہو جائے تو ہر ایک جماعت کے اندر ایک انقلاب آ جائے گا۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور کے بچپن میں کسی بزرگ یا کسی صحابی کے ساتھ کوئی یادگار واقعہ ہو تو حضور بتائیں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہمارے دادا (حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ) جب فوت ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے، اُس وقت میری عمر گیارہ سال تھی۔ تو دو سال پہلے انہوں نے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملنے جانا تھا۔ وہ مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ تو یہ نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے چھوٹے بھائی تھے اس لئے گھر کے اندر چلے گئے۔ آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ گھر کے باہر کھڑے رہے اور مجھے اندر بھیجا کہ جا کر بتاؤ کہ مَیں ملنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مَیں اوپر گیا اور چھوٹی آپا (حضرت مریم صدیقہ صاحبہ مرحومہ) کی وہاں ڈیوٹی تھی۔ میں نے ان کو بتایا کہ وہ ملنے آ رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ وہ لیٹے ہوئے تھے تو حضورؓ کے Bed کے ایک طرف انہوں نے کرسی رکھ دی۔ پھر میں نیچے آیا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کو اوپر لے گیا۔ چنانچہ آپ نے اوپر جا کر کرسی ایک طرف کر دی اور نیچے فرش پر بیٹھ گئے۔ اُس زمانے میں کارپٹ تو نہیں ہوتے تھے عام دریاں ہوتی تھیں جو فرش پر بچھی ہوتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے جو باتیں کرنی تھیں کیں۔ میں تو آٹھ، نو سال کا تھا مجھے علم نہیں کہ کیا باتیں ہوئیں۔ بہر حال اس کے بعد بڑے ادب سے اٹھے اور پیچھے ہوتے ہوئے چلے گئے۔ تو وہ ایک سبق میرے ذہن میں ابھی بھی ہے۔ خلافت کا احترام کس طرح کرنا چاہیے۔ خواہ بھائی ہو لیکن خلافت کا ادب و احترام مقدّم ہے۔ اس طرح بعض بزرگوں کی باتیں ہوتی ہیں جو ہمیشہ یاد رہتی ہیں۔ اُس وقت سے، بچپن سے ہی میرے دماغ میں یہ واقعہ یاد ہے اور یہ یاد ہے کہ خلافت کا احترام کرنا ہے۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ عقیقہ میں لڑکے کے لئے دو حصّے اور لڑکی کے لئے ایک حصّہ کرنے میں کیا حکمت ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے بچی کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: پھر تم کہو گی کہ جائداد میں لڑکے کے دو حصّے

ہیں، لڑکی کا ایک کیوں ہے؟ حضور انور نے فرمایا: یہ اس لئے کہ لڑکے کو زیادہ کام کرنے پڑتے ہیں۔ اس کو باہر جا کر بھی قربانیاں دینی پڑتی ہیں تو شاید اس لئے اس کے دو حصّے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو حصّے اور لڑکی کی طرف سے ایک حصّہ ہے۔ لیکن اس کی حکمت واضح نہیں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا: تم لوگ شکر کرو کہ تم ایک حصّہ میں لڑکیاں زیادہ نیک ہوتی ہیں۔ شاید ان نیکیوں کی وجہ سے ان کا تھوڑے سے صدقے سے گزارا ہو گیا۔

❁ **ایک بچی کے اس سوال کے جواب میں کہ لوگ اسلام اور Terrorism کو آپس میں کیوں ملاتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:** آج جتنے Terrorist گروپ ہیں، القاعدہ، طالبان، بوکو حرام اور دوسرے جو نئے نئے گروپ سامنے آرہے ہیں۔ ان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے تو لوگ اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ شاید اسلام اور Terrorism ایک ہی چیز ہے۔ ہم نے اسی غلط فہمی اور اس غلط سوچ کو زائل کرنا ہے کہ ہرگز ایک چیز نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں بُک سٹالز پر ایک کتاب "Pathway to Peace" پڑی ہے۔ میرے مختلف لیکچرز ہیں جو مَیں مختلف ممالک میں، مختلف لوگوں کو جا کر دیتا رہتا ہوں اور ان کو بتاتا ہوں کہ اسلام اور Terrorism کو نہ ملاؤ یہ مختلف چیزیں ہیں۔ ان لوگوں کا Vested Interest اسی میں ہے اس لئے ان دونوں کو آپس میں ملاتے ہیں۔ پس آپ یہ کتاب خریدیں اور پڑھیں۔ واقفین نو کو یہ کتاب دو ڈالرز میں دینی چاہیے۔ اس کتاب میں لکھے ہوئے مختلف جوابات ہیں۔ آپ کو ہر پہلو سے جواب مل جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کی تعلیم تو بالکل مختلف ہے۔ اسلام نے تو جنگوں میں کبھی پہل نہیں کی اور نہ کبھی Terrorism کیا۔ جب مکّہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو معاف کر دیا۔ اپنے دشمنوں کو بھی معاف کر دیا۔ قرآن کریم نے ظلم کرنے سے منع کیا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ کسی کو بلا وجہ قتل نہ کرو۔ اگر ایک کو قتل کرو گے تو اس کا مطلب ہے کہ تم نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا۔ اور اب یہ جو دہشتگرد مسلمان ہیں کس کو مار رہے ہیں۔ عیسائیوں کو تو نہیں مار رہے۔ زیادہ تر تو مسلمانوں کو مار رہے ہیں۔ پاکستان میں روز جو حملے ہوتے ہیں یا عراق میں شیعوں کو مارتے ہیں، یا شیعہ سنّیوں کو مار دیتے ہیں یا جو مختلف خودکش حملے ہو رہے ہیں۔ ہر جگہ مسلمان مَر رہے ہیں۔ چرچ میں جو حملہ ہوا۔ اب چرچ میں سو، دو سو عیسائی مر گئے لیکن باقی تو مسلمان مَر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم احمدیوں کو مار دیتے ہیں تو پھر اس کے بعد باقی جگہ بمب پھٹتے رہتے ہیں۔ یہ خود ہی دہشتگرد ہیں اور ایک دوسرے کو مار رہے ہیں جس کی کہیں بھی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں یہ فرمایا ہے کہ تم ایک دوسرے پر بہت رحم کرو اور یہ مسلمانوں کو مار رہے ہیں اور ایک مسلمان کو بلا وجہ مارنے والے کو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کہتا ہے کہ جہنّم میں ڈالوں گا تو یہ سارے جہنّم میں جا رہے ہیں۔ پس اسلام اور Terrorism کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کا تو مطلب Peace ہے، امن ہے۔ اگر تم MTA دیکھتے ہو اور واقفین نَو کو تو MTA دیکھنا چاہیے۔ امسال جلسہ سالانہ یوکے کی میری جو آخری تقریر تھی وہ یہی تھی کہ اسلام کیا چیز ہے اور اس کا کیا مطلب ہے اور مسلمان کیا ہیں اور کون حقیقی مسلمان ہے۔ پھر تم یہ کتاب "Pathway to Peace" خود بھی پڑھو اور غیروں کو بھی پڑھاؤ جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام انتہا پسندی اور دہشتگردی سکھاتا ہے۔ ان کو بھی یہ کتاب دو، ان کو بھی سمجھ آجائے گی کہ اسلام اصل میں کیا ہے۔

❁ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب وقف نو بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو کیا وہ کہیں بھی Job کر سکتے ہیں جیسا کہ ایک آدمی اپنی نارمل زندگی میں کرتا ہے۔**

تو اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر جماعت اجازت دے گی تو کر سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ جماعت کی خدمت کرنی چاہیے۔ لڑکیاں بھی جماعت سے پوچھیں۔ اگر جماعت کہہ رہی ہے کہ فوری طور پر تمہاری ضرورت نہیں ہے تو پھر تمہیں اجازت دیں گے کہ تم کچھ وقت باہر جاب کر سکتی ہو۔ لیکن اس کے لئے پوچھنا اور اجازت لینا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی تک تم لوگوں کو تمہاری وقف نَو کی انتظامیہ یہ بتاتی نہیں کہ جماعت سے پوچھے بغیر اجازت لئے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھانا۔ حضور انور نے فرمایا: مَیں نے بارہا یہ ہدایت دی ہے کہ جب پندرہ سال کے ہو جاؤ تو وقف کا فارم پُر کر کے اپنے آپ کو پیش کرو۔ پھر جب تمہاری تعلیم مکمل ہو جائے تو پھر دوبارہ اپنے آپ کو پیش کرو اور بتاؤ کہ میں نے اپنی تعلیم مکمل کر لی ہے۔ یہ میری تعلیم اور ڈگری ہے اور مجھے بتایا جائے کہ مَیں اب کیا کروں۔ پھر تمہیں بتائیں گے کہ اپنا کام کر لو اور جماعت کی خدمت بھی ساتھ ساتھ کر لو یا اپنے آپ کو پوری طرح جماعت کے سپرد کرو۔ پھر جماعت جہاں خدمت لینا چاہے گی لے گی۔

❁ **ایک بچّی نے یہ سوال کیا کہ کون سے ایسے پروفیشن ہیں جن میں واقفات نَو کی ضرورت ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ بتایا ہوا ہے۔ میری کلاسیں سنا کرو۔ میں نے کہا تھا میڈیسن ہے، ٹیچنگ ہے، ہسٹری ہے، سائنس میں ریسرچ ہے اس میں جا سکتی ہیں۔ لیکن ہمیں زیادہ ٹیچرز اور ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ اور Linguistics کی ضرورت ہے تاکہ جماعت کا جو لٹریچر ہے اس کی ٹرانسلیشن کی جائے۔ اردو زبان کا بے انتہا لٹریچر ہے جو ابھی تک پڑا ہے اور انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ ہونے والا ہے۔ اردو سے انگلش میں ترجمہ کرو۔ عربی سے انگلش آنی چاہیے اور بہت ساری زبانیں آنی چاہئیں تاکہ ٹرانسلیشن میں مدد دے سکو۔

حضور انور نے فرمایا: ٹیچنگ کے علاوہ میڈیسن بہت اچھا ہے اور پھر آرکیٹکچر وغیرہ بھی ہے۔ اگر تمہاری Statistics اچھی ہے تو پھر تم اس میں بھی جا سکتی ہو اگر تمہیں اس میں دلچسپی ہو۔ پھر کمپیوٹر میں ہے، گرافکس وغیرہ میں لڑکیاں کام کر دیتی ہیں۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور کو کس ملک میں جانا سب سے زیادہ پسند ہے یا حضور کا دل کرتا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: کہیں بھی جانا پسند نہیں۔ پسند کی بات کر رہی ہو تو ہر وہ ملک جہاں احمدی ہیں ان سے ملنا مجھے پسند ہے۔ اس لئے مَیں آتا ہوں۔ میں سیر کرنے تو آیا نہیں۔ بس اچھی جماعت ہو اور احمدی ہوں۔

❁ ایک واقف نَو نے سوال کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہید کی شہادت پر فرمایا تھا کہ ''اے کابل کی سرزمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے''۔ تو اب کیونکہ پاکستان میں بھی اتنی شہادتیں ہو رہی ہیں اور احمدیوں پر اتنا ظلم ہو رہا ہے تو کیا پاکستان بھی اس کیٹگری میں آتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہیں داد دیتا ہوں کہ تم بارہ سال کی ہو۔ ماشاء اللہ تمہیں بڑا اچھا Quote کرنا آتا ہے۔ باقی یہ واقعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہوا اور خدا کی نظر میں دھتکاری گئی زمین کا حال اب دیکھ لو کہ وہاں کوئی امن و سکون نہیں ہے۔ Unrest ہے اور وہاں کی صورتحال کبھی بھی اچھی نہیں رہی۔ پاکستان کا بھی یہی حال ہے۔ اگر احمدیوں کی شہادتیں ہو رہی ہیں تو ہر دو تین ہفتے بعد شہید ہوتے ہیں یا 28 مئی کو زیادہ شہید ہوئے لیکن اس سے کہیں زیادہ روزانہ خود اپنے آپ کو ہی مار رہے ہیں۔ پاکستان اقتصادی لحاظ سے بالکل ختم ہو گیا ہے۔ پاکستان میں حکومت کوئی نہیں رہی۔ دنیا میں Terrorist کے نام سے مشہور ہے تو یہی دھتکاری ہوئی نظر ہے۔ وہ نبی کا قول تھا۔ ان کو خدا تعالیٰ نے بتایا اور کہہ دیا لیکن عملاً اب یہاں بھی وہی کچھ ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو سلوک کرتے ہیں تو اس کی وجہ سے اس دنیا میں خود بھی ذلیل ہو رہے ہیں۔

❁ **ایک بچی کے اس سوال پر کہ خلیفہ کیسے منتخب ہوتا ہے؟**

حضور انور نے فرمایا: خلیفہ کے انتخاب کے لئے ایک الیکٹورل کالج ہے جو کہ خلیفہ منتخب کرتا ہے۔ اس الیکٹورل کالج میں نیشنل امراء، مربیان کی مخصوص شرح، ربوہ کے مرکزی اداروں کے کلیدی ممبران یعنی تحریک جدید کے اور انجمن کے اور پہلے یہ ہوتا تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ کے پہلے بیٹے مگر اب کوئی رہا نہیں ہے۔ یہ الیکٹورل کالج خلیفہ کا انتخاب کرتا ہے۔ کچھ نام پیش کئے جاتے ہیں اور یہ سب بند دروازوں کے پیچھے ہوتا ہے۔ مَیں عام طور پر جرنلسٹوں کو اس سوال کا جواب اس طرح دیتا ہوں کہ یہ الیکشن ایسے ہی ہے جیسے پوپ کا انتخاب ہوتا ہے لیکن دھوئیں کے بغیر۔ پھر جس کو زیادہ ووٹ ملتے ہیں وہ اس الیکٹورل کالج کی طرف سے خلیفہ منتخب کر لیا جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ نام صرف وہاں موجود افراد میں سے کسی کا پیش ہو یا اسی الیکشن کی کمیٹی سے، بلکہ خلیفہ باہر سے بھی منتخب ہو سکتا ہے بعد میں اس کو منظر عام پر لایا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ مجھے بھی نہیں معلوم تھا کہ میرا نام خلیفہ کے لئے پیش ہوا ہے اور مَیں خلیفہ منتخب ہو گیا ہوں۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ بعض اوقات جب ہم غیر احمدیوں کو تبلیغ کرتے ہیں اور قرآن کریم سے کوئی حوالہ دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ لوگوں کے قرآن کریم کا ترجمہ اور ہے۔ آپ اپنے حساب سے ترجمہ کرتے ہیں۔** اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ان کو کون سی آیت کا ترجمہ غلط لگتا ہے۔ دو تین آیات ایسی ہیں جن کے ترجمہ میں اختلاف ہے۔ وفات مسیح کی آیت ہے وہ ترجمہ کرتے ہیں کہ فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ اٹھائے گئے جب کہ ہم ترجمہ کرتے ہیں کہ آپ (مسیحؑ) نے وفات پائی۔ پس ان دو تین آیات کے علاوہ باقی سارے قرآن کریم کا ترجمہ ایک جیسا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انہی آیات کے پرانے بزرگوں نے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے گزرے ہیں وہی ترجمے کئے ہوئے ہیں جو ہم نے کئے ہیں۔ اور ہمارے لٹریچر میں ان کے حوالے، ریفرنس ہم نے Quote کئے ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جن آیتوں کے بارہ میں مخالفین کہتے ہیں کہ ترجمہ مختلف ہوا ہے ان آیات کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر دیکھ لو وہاں پرانے بزرگوں کے حوالے Quote کئے ہوئے ہیں یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تفسیر کبیر پڑھ لو۔ وہاں بھی یہ حوالے اور ریفرنس درج کئے گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس کے علاوہ بھی ایک چھوٹی سی کتاب ملتی ہے جس میں وفات مسیح اور حیات مسیح اور عیسیٰؑ کے دوبارہ نازل ہونے کے حوالہ سے ساری باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ چھوٹا چھوٹا لٹریچر ہے۔ وہ وقف نو کے سیکرٹری یا لجنہ کو منگوانا چاہیے۔ یوکے میں تو انہوں نے شروع کر دیا ہے۔ اس کی انگلش ٹرانسلیشن کر کے پرنٹ بھی کر رہے ہیں تو یہاں والے بھی منگوا کر پرنٹ کریں تاکہ آپ کے پاس دلائل ہوں۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ بچوں کی تربیت کے حوالے سے کوئی چیز جو بہت ضروری ہو؟** اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنا نمونہ ایسا بنائیں کہ بچے اسے دیکھ کر عمل کریں اور نمونہ پکڑیں۔ نمازوں میں پابندی آپ میں ہو۔ قرآن کریم کی تلاوت آپ باقاعدہ کرنے والے ہوں، ماں اور باپ دونوں تلاوت کرنے والے ہوں، صرف نیکی کرنے کی تلقین نہ ہو بلکہ خود نیکیوں کی طرف ماں باپ کی بھی توجہ ہو۔ سچ بولنے کی طرف رجحان ماں باپ کا ہو۔ غلط بات کو برداشت نہ کریں۔ بچے کو یہ پتہ ہو کہ میرے ماں باپ خود بھی سچ بولتے ہیں اور سچ کو پسند کرتے ہیں تو آپ کا اپنا عمل ہے جو بچوں کو نیک بنائے گا۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ بہت سے غیر مسلم آسٹریلین یہ خیال رکھتے ہیں کہ اسلام ایک مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ ایک کلچرل یا ثقافتی عمل ہے۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آپ ان کو قرآن کریم کھول کر دکھائیں۔ اس میں سینکڑوں مقامات پر احکام موجود ہیں جو مذہبی عقائد سے متعلق ہیں۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو زندگی کے ہر پہلو کے بارہ میں بیان کرتا ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''لا مھدی الا عیسیٰ والی حدیث پر محدثین کو کلام ہے مگر مجھ پر خدا تعالیٰ نے یہی ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۴)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ایک گھر کی بنیادی اکائی سے لے کر بین الاقوامی تعلقات کے لیول تک رہنمائی کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم میں تقویٰ کا لفظ بارہا غالباً سو سے زیادہ مرتبہ آیا ہے یا اس سے بھی بہت زیادہ ہے۔ تو اگر یہ مذہب کلچرل ہے تو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پر کیوں زور دیا۔ تقویٰ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرنا چاہیے۔ تمہاری زندگی کا مقصد یہی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے: وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۝ تمہاری زندگی کا مقصد صرف اللہ کے سامنے جھکنا ہے۔ لہٰذا تم پانچ وقت نماز پڑھو۔ یہی زندگی کا مقصد ہے۔ لہٰذا اگر قرآن کریم میں زندگی کا مقصد عبادت کرنا ہی بتایا گیا ہے تو ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اسلام ایک ثقافتی یا کلچرل عمل ہے اور مذہب نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مذہب کا مقصد کیا ہے؟ قرآن کریم کی رُو سے مذہب کے دو بنیادی مقاصد ہیں۔ ایک انسان کو اُس کے خالق کے قریب لانا اور دوسرے یہ بتانا کہ ایک انسان کی دوسرے انسان پر کیا ذمّہ داریاں ہیں۔ ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک کلچر ہے، مذہب نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس غلط فہمی کو آپ اس طرح دور کریں کہ آپ ان لوگوں کو بتائیں کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصد اللہ کے آگے جھکنا اور اس کے سامنے سجدہ کرنا ہے۔ آپ کا ہر عمل پنج وقتہ نمازوں میں یہ بتاتا ہے کہ درحقیقت آپ کو اللہ کے پیار کی ضرورت ہے کلچرل فوائد حاصل کرنے کی نہیں۔

❁ ایک بچی نے سوال کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ احمدی بچوں کو تھوڑا سا Landmark ہونا چاہیے کہ وہ ایک نوبل پرائز حاصل کریں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا اور پھر آگے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ جماعت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی کا سال آرہا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہ تحریک کی تھی کہ جوبلی سال آئے تو جماعت احمدیہ میں ایک عبدالسلام نہیں تقریباً 100 ڈاکٹر عبدالسلام کے لیول کے لوگ ہونے چاہئیں۔ آپ نے پھر اس تحریک کا ذکر فرمایا کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے لیول کے اور لوگ بھی ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس کے بعد میں نے بار بار اپنے پروگراموں میں، کلاسز میں طلباء کو توجہ دلائی ہے کہ ریسرچ میں جاؤ اور تمہارا کم سے کم ٹارگٹ نوبل پرائز ہونا چاہیے۔

حضور انور نے اس بچی سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تمہاری بات کی میں نے تصحیح کر دی ہے اب بتاؤ کیا سوال ہے۔ جس پر بچی نے سوال کیا کہ کیا واقفات نَو لڑکیاں بھی ریسرچ میں جائیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میڈیکل ریسرچ میں جاسکتی ہیں۔ ہسٹری میں جاسکتی ہیں، اسی طرح اور چیزوں میں، دوسرے فیلڈ میں جس کی آپ میں صلاحیت ہے اور آپ اس caliber کی ہیں تو ریسرچ میں جاسکتی ہیں۔ اور اس معیار تک پہنچ سکتی ہیں اور آپ کو پہنچنا بھی چاہیے۔

❁ ایک بچی نے سوال کیا کہ میری شادی مربی سلسلہ سے ہوئی ہے۔ واقفہ نَو اور پھر ایک مربی کی بیوی ہونے کے لحاظ سے میری کیا ذمّہ داریاں ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کی ذمّہ داری دوہری ہو جاتی ہے۔ اپنے گھر کو بھی سنبھالیں، اپنے آپ کو نمونہ بنائیں اور جہاں بھی مربی کا تقرر ہوتا ہے وہاں لوگ آپ کو دیکھیں گے، آپ کو ہر لحاظ سے نمونہ ہونا چاہیے۔ نمازوں کے لحاظ سے، تربیت کے لحاظ سے، آپ کی باتوں کے لحاظ سے، آپ کے عمل کے لحاظ سے، آپ کے پردے کے لحاظ سے اور ہر لحاظ سے مربی کی بیوی کو نمونہ ہونا چاہیے اور عاجزی کے لحاظ سے انکساری ہونی چاہیے۔ عاجزی بھی بہت زیادہ۔ واقفات نَو کی یہ کلاس بارہ بج کر 40 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 20 فیملیز کے 66 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز آسٹریلیا کی جماعتوں Black Town، Perth، Darwin اور Tasmania سے آئی تھیں۔

پرتھ اور ڈارون سے آنے والی فیملیز پانچ سے چھ گھنٹے جہاز کا سفر کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

اس کے علاوہ ساؤتھ پیسفک کے جزیرہ ملک سالومن آئی لینڈ (Solomon Islands) کے مبلغ انچارج نے بھی شرف ملاقات پایا۔ سالومن آئی لینڈ وہی ملک ہے جہاں مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ و نائب امیر غانا کے ذریعہ احمدیت کا پودا لگا تھا اور جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا۔ اب یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحکم جماعت قائم ہے اور جماعت کا باقاعدہ اپنا سینٹر ہے اور اس کا ایک حصّہ بطور مسجد استعمال ہوتا ہے اور یہاں غانا سے ایک مبلغ سلسلہ متعین ہیں۔ ان سبھی ملاقات کرنے والوں نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اعلان نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح اور نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ لبنیٰ سوسن باجوہ بنت مکرم مبشر مجید باجوہ صاحب جو مربی سلسلہ ہیں ان کا ہے جو عزیزم محمد فاتح باجوہ ابن مکرم مبارک مجید باجوہ صاحب کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔

نکاح اور شادی کی بنیاد اگر تقویٰ پر ہو تو تبھی کامیابی ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تقویٰ پر قائم رہو۔ تقویٰ پر قائم رہو۔ اور تقویٰ پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کے رشتوں کو نبھاؤ۔ یہ لڑکی والوں کا بھی فرض ہے اور لڑکے والوں کا بھی۔ لڑکی کا بھی فرض ہے اور لڑکے کا بھی کہ نہ صرف اپنے رشتے کو قائم کریں بلکہ جو ایک دوسرے کے رشتہ دار ہیں، رحمی رشتے ہیں ان کو بھی نبھائیں۔ ان کا ادب اور احترام کریں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رشتوں کے نبھانے میں سچّائی بہت اہم چیز ہے اس لئے ہمیشہ یاد رکھو کہ شادی بیاہ کے موقع پر آپس میں رشتے طے ہو رہے ہوں، بعض خاندان ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے تو سچّائی سے اپنے حالات اور کوائف بتانے چاہئیں تا کہ بعد میں نہ لڑکی کو شکوہ پیدا ہو اور نہ لڑکے کو شکوہ پیدا ہو اور نہ دونوں خاندانوں کو شکوہ پیدا ہو۔ کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ رشتہ کے لئے غلط معلومات دے دی جاتی ہیں اور اس کے بعد پھر جب کسی بھی بات پر رنجشیں پیدا ہوں تو پھر الزام تراشیاں شروع ہو جاتی ہیں کہ اُس نے فلاں جگہ جھوٹ بولا اور فلاں جھوٹ بولا یا غلط بیانی سے کام لیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اچھی طرح رشتے نبھانے ہیں، رشتوں کو قائم رکھنا ہے، نیک نسل چلانی ہے تو پھر دنیا نہ دیکھو بلکہ اُن سب باتوں کا خیال رکھو جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو سچّائی سب سے زیادہ پسند ہے اور جھوٹ بولنے والے کو اللہ تعالیٰ نے شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی کا تعلق ہے تو فرمایا کہ سب سے پہلے حقوق العباد کی بنیاد تمہارے رحمی رشتوں سے پڑتی ہے، جو خونی رشتے ہیں اُن سے پڑتی ہے اور صرف اپنے خونی رشتوں کا لحاظ نہیں رکھنا بلکہ اپنے سسرال کے خونی رشتوں کا بھی لحاظ رکھنا ہے اور جب یہ لحاظ رکھا جائے گا تو پھر ایک ایسی فضا قائم ہوگی جو پیار اور محبت کی فضا ہوگی، بھائی چارے کی فضا ہوگی۔ پس ہمیشہ جو رشتے ان بنیادوں پر طے ہوتے ہیں، تقویٰ پر چلتے ہوئے طے ہوتے ہیں وہ قائم رہنے والے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ رشتہ جو آج قائم ہو رہا ہے یہ بھی ان باتوں کا خیال رکھنے والا ہو اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ اس سے نیک نسل پیدا فرمائے۔ اب ان چند الفاظ کے بعد نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

چنانچہ خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا اب رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

تقریب آمین

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ رہائشگاہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں ایک بچے کے والد نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ آج شام آمین کی تقریب ہے لیکن میری فیملی کی دو تین گھنٹے بعد فلائٹ ہے اس لئے یہ بچہ شامل نہ ہو سکے گا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت فرمایا اپنے بچے کو ابھی لے آؤ۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے اور انتظار فرماتے رہے۔ جب حضور انور کو اطلاع دی گئی کہ بچہ آگیا ہے حضور انور باہر تشریف لائے اور گھر کے دروازہ پر ہی بچے سے قرآن کریم کی ایک آیت سنی اور دعا کروائی۔ یہ بچہ کتنا ہی خوش نصیب تھا جو اس سعادت سے اور اپنے پیارے آقا کی محبت بھری شفقت سے بہرہ ور ہوا۔

کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الہدیٰ'' تشریف لائے اور کالج، یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کا حضور انور کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم مبارک احمد بن عبداللہ نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ فائق جان خان صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم سرفراز رحیم صاحب (نیشنل سیکرٹری تعلیم) نے ایک تعارفی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ:

پرائمری سکول میں ہمارے طلباء کی تعداد 404 ہے جس میں 203 اطفال اور 201 ناصرات ہیں۔

سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور افراد کی تعداد 332 ہے جن میں 58 اطفال، 99 خدام، 62 ناصرات اور 23 انصار اور 90 لجنہ ہیں۔ (یہ انصار اور لجنہ زبانیں سیکھنے یا کسی ڈپلومہ کے حصول کے لئے کورس کر رہے ہیں) Tafe طلباء کی تفصیل اس طرح ہے کہ اس میں 96 طلباء ہیں اور 66 طالبات ہیں۔ کل تعداد 162 ہے۔

Bachelor/Honours طلباء کی تفصیل اس طرح ہے کہ طلباء کی تعداد 106 ہے جب کہ طالبات کی تعداد 113 ہے۔ اس وقت جو طلباء ماسٹرز کر رہے ہیں ان کی تعداد 51 ہے جب کہ طالبات کی تعداد 26 ہے۔ کل تعداد 77 ہے جو ماسٹرز کر رہی ہے۔

اس وقت چھ طلباء اور نو طالبات مختلف مضامین میں PHD کر رہے ہیں۔ اس طرح آسٹریلیا کے مختلف سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جو احمدی طلباء اور طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کی مجموعی تعداد 1209 ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کی چار ہزار تجنید کا 32 فیصد حصّہ طلباء ہیں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ یہاں اس وقت 55 طلباء بیٹھے ہوئے ہیں جن میں 39 طلباء بیچلر کورسز کر رہے ہیں۔ 14 طلباء ماسٹرز کر رہے ہیں اور دو طلباء PHD کر رہے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا: خدا تعالیٰ سب کو کامیاب کرے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رُسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

❁ اس کے بعد پروگرام کے مطابق طارق چوہان صاحب نے ''Schizophrenia کی ماحولیاتی اور موروثی وجہ'' کے عنوان پر اپنی ریسرچ پیش کی۔

موصوف نے بتایا کہ "Schizophrenia" دنیا کی ایک فیصد آبادی میں پائی جانے والی بیماری ہے۔ اس بیماری میں انسان کو مختلف قسم کی اَن سنی آوازیں سنائی دیتی ہیں اور کبھی کبھی اَن دیکھی چیزیں بھی نظر آتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بیماری یادداشت پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ نوجوان لوگوں میں شروع ہوتی ہے۔ اس کی وجہ معلوم نہیں ہے اور اس کے لئے کوئی مؤثر دوائی بھی مہیّا نہیں ہے۔

موصوف نے بتایا کہ اب جو ریسرچ ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ماحولیاتی وجوہات مثلاً بچپن میں سَر پر چوٹ، Stress اور غلط دوائیوں کی کثرت کے علاوہ Neuregulin (NRG1) بھی اس کی ممکن وجہ ہوسکتی ہے اور مزید تحقیق سے ایسی دوائیوں کے بنانے میں مدد مل سکتی ہے جو کہ اس Gene کو دبا کر اس بیماری کو روک سکتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تحقیق کے بارہ میں مختلف امور دریافت فرمائے۔

❁ بعد ازاں ڈاکٹر ابرار احمد صاحب نے "Prevention of Respiratory Infections and Role of Facemasks" کے عنوان سے اپنی تحقیق پیش کی۔

موصوف نے بتایا کہ سانس کی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے مؤثر تدابیر ہم کس طرح اختیار کر سکتے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ سینہ کی انفیکشن دنیا میں تیسری بڑی موت کی وجہ ہے اور یہ غریب ممالک میں موت کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ ان بیماریوں میں عام نزلہ زکام کی بیماری ہے۔ دنیا کی بڑی تعداد کو متأثر کرنے والے نزلہ زکام مثلاً "Spanish Flu", اور TB وغیرہ ہیں۔ گو کہ بہت سی Vaccines اور ادویات ان سے بچاؤ کرتی ہیں لیکن مزید چیزیں مثلاً ہاتھوں کی صفائی، Facemasks، دستانے، سپیشل عینک، مریض کو دوسرے لوگوں سے الگ رکھنا، ان بیماریوں سے بچاؤ کی مؤثر وجہ ہے۔

موصوف نے بتایا کہ موجودہ تحقیق سے یہ ٹھوس شواہد سامنے آئے ہیں کہ غریب ممالک میں مختلف اقسام کے Facemasks ان بیماریوں سے بچاؤ کی مؤثر تدبیر ہے۔ حضور انور نے فرمایا: جب نزلہ کا آغاز ہو تو Acconite کی ایک ہزار کی طاقت میں ایک خوراک لے لو، پچاس فیصد آرام تو آجاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بڑی Gathering بھی نزلہ و زکام کی وجہ بنتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: آپ کی ریسرچ کا آخر پر یہی نتیجہ نکل رہا ہے کہ کون کونسے Face Masks زیادہ فائدہ مند اور بہتر ہیں اور Mask میکرز زیادہ سے زیادہ رقم کس طرح کما سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جس طرح دوسری مختلف جگہوں سے آپ نے Data اکٹھا کیا ہے اس طرح فضل عمر ہسپتال ربوہ سے لیا کریں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ بھی اب سٹوڈنٹ ٹریننگ ہسپتال ربوہ میں شامل ہو گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں غانا میں رہا ہوں۔ پہلے ایک سال کبھی بھی کونین نہیں کھائی۔ کوئی ملیریا وغیرہ نہیں ہوا۔ جب اہلیہ آئیں اور انہوں نے دوائی لی تو مَیں نے بھی لے لی تو ملیریا بخار ہو گیا۔ نہیں لی تو نہیں ہوا۔

موصوف نے بتایا کہ جو Face Masks کے مختلف نمونے تیار کئے جارہے ہیں یہ ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کے لئے بھی ہیں اور مریضوں اور دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہیں۔ طلباء کا حضور انور کے ساتھ یہ پروگرام سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد کالج اور یونیورسٹی کی طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔

کالجز اور یونیورسٹیز کی طالبات کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ فرح خان نے کی اور اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرمہ طاہرہ یاسمین صاحبہ نیشنل سیکرٹری تعلیم لجنہ آسٹریلیا نے ایک تعارفی رپورٹ پیش کی۔

اس کے بعد Ph.D. کرنے والی دو طالبات نے اپنی اپنی Presentation دی۔

❁ عزیزہ عائشہ عبدالمجید نے "Factors Affecting Mathematics Achievement of Middle School Students in South Australia" کے موضوع پر اپنی ریسرچ پیش کی اور بتایا کہ آسٹریلیا میں ساؤتھ آسٹریلیا گورنمنٹ نے ساؤتھ آسٹریلیا سٹوڈنٹ کا National Assessment پروگرام کے تحت ایک سروے کیا۔ جس کے مطابق طالب علموں اور استادوں کے درمیان بہتر ربط اور پھر اُس کے نتائج کا موازنہ کیا۔ اس کے نتیجے میں سکولوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

1۔ Catholic School
2۔ گورنمنٹ سکول اور
3۔ پرائیویٹ سکول۔

اس سروے کے مطابق کیتھولک سکولوں میں طالب علموں اور اساتذہ کے بہتر ربط سے بہتر نتائج دیکھنے میں آئے ہیں۔ نہ صرف اساتذہ اور طلباء میں بہتر ربط بلکہ والدین کی Mathematics میں محنت، طلباء میں مقابلے کا رجحان، پروفیشنل ٹیچرز اور پریکٹیکل نے بھی بہتر نتائج میں کردار ادا کیا ہے۔ اس کے بعد عزیزہ بشریٰ نسیم نے "Eco-Hydrological Model Development" کے عنوان سے اپنی Presentation دی۔ Eco-Hydrology سائنس کی ایک نئی شاخ ہے۔

موصوفہ نے اپنی ریسرچ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے آبی ذخائر کا بہترین استعمال وقت کی اہم ضرورت ہے۔

Eco-Hydrology سائنس کی ایک نئی ایسی شاخ ہے جس میں ماحول کو مدّنظر رکھتے ہوئے آبی ذخائر کو جانچا جاتا ہے کیونکہ ماحولی نظام کی نباتات کا پانی کے وسائل سے گہرا تعلق ہے۔ کسی بھی علاقہ میں نباتات کی موجودگی یا غیر موجودگی، ماحولیاتی تبدیلی کا باعث بنتی ہیں۔ اس لئے حسابی نظام کے تحت پیش بندی تحقیق کا اہم حصہ ہے تاکہ آبی وسائل کا بہترین نظام بنایا جاسکے اور قابل اعتماد پیش بندی کی جاسکے۔ آسٹریلیا چونکہ نیم بارانی خطہ ہے اس لئے اس تحقیق کی اہمیت اس ملک کے لئے بہت زیادہ ہے۔

طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ پروگرام آٹھ بجے ختم ہوا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے نچلے حصہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 28 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

عزیزم فرقان احمد رانا، حنان احمد رانا، Qinwan محمود، یاسر محمود، خاقان احمد، حمزہ وسیم، اعجاز احمد گوندل، کامران اختر، منظور احمد، Mubraz احمد کھوسو، طلحہ نعمان گوندل، عمیر نوید احمد، ذیشان بابر، سرفراز احمد، Aiman Noor, عزیزہ یسریٰ محمود، مشعل احمد، Azka Ragha Nizam، عروشہ گوندل، عزیزہ جاذبہ حفیظ شیخ، Maroze چوہدری، مسکان احمد، نوحا حسن، Oshna Mirza، قرۃ العین، راحیلہ احمد قمر، صوفیہ گوندل، عالیہ تنویر۔

تقریب آمین کے بعد آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

08 اکتوبر بروز منگل 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر بیس منٹ پر مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن مرکز سے موصول ہونے والی ڈاک، فیکسز، خطوط اور دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب اور ایڈیشنل وکیل المال صاحب نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی اور اپنی ڈاک پیش کرکے ہدایات حاصل کیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

بعد ازاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 49 فیملیز کے 210 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

جماعت Marsden Park (سڈنی) کی فیملیز کے علاوہ ملک فجی (Fiji) سے آنے والی 13 فیملیز کے 36 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ اس کے علاوہ جزیرہ ملک Vanuatu کے صدر جماعت Rehan Woleg صاحب نے بھی اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات کی سعادت پائی۔

ملک فجی (Fiji) سے آنے والی یہ فیملیز پانچ گھنٹے کا ہوائی جہاز کا سفر طے کرکے اپنے آقا سے ملاقات کے لئے سڈنی (آسٹریلیا) پہنچی تھیں۔ اسی طرح Vanuatu سے آنے والے دوست بھی قریباً اتنا ہی سفر طے کرکے سڈنی پہنچے تھے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہدیٰ تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی وانفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج سڈنی کی Marsden Park جماعت کی 49 فیملیز کے دوصد افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی حاصل کیا اور حضور انور سے طلباء وطالبات نے قلم وصول کئے اور حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 25 منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں کو اس تقریب میں شمولیت کی سعادت عطا ہوئی۔

عزیزم تمزیل صالح، ہشام احمد گوندل، محمد فیضان، فہد احمد، مونس احمد سیٹھی، تانیس احمد سیٹھی، فیض الحق شاہین، مبرور احمد باجوہ، عفان یوسف، زریاب احمد۔

عزیزہ عائشہ مظہر، باسمہ گلفام گوندل، حفصہ احمد، بشریٰ قمر، نداء الحق شاہین، Aida اظفر، umaiza منصور، یمنیٰ منصور، سائرہ ثمن، نور العین خان، جاذبہ محمود، نعمانہ اصفی کریم، زیبا نور خاں، ہالہ نورین۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ
(الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works

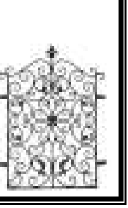
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نیشنل ٹیلی ویژن پر انٹرویو

آسٹریلیا کے نیشنل ٹیلی ویژن ABC کے نمائندہ نے 4/اکتوبر 2013ء کو مسجد بیت الہدیٰ آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو انٹرویو لیا تھا وہ آج کے دن ABC نیشنل ٹیلی ویژن پر نشر ہوا۔ اس ٹیلی ویژن کے سننے والوں کی تعداد 24 ملین ہے۔

اپنی نشریات کے دوران اس ٹیلی ویژن نے مسجد بیت الہدیٰ کی تصویر دکھائی، جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے کئی مناظر دکھائے، حضور انور کے مہمانوں سے ملنے کے مناظر دکھائے، حضور انور کی سنگاپور آمد کے مناظر دکھائے۔

انٹرویو لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر بار بار دکھائی اور حضور انور کو سوالات کے جوابات دیتے ہوئے دکھایا۔ اسی طرح پاکستان میں جماعت کی مخالفت دکھائی اور لاہور کی دونوں مساجد پر حملے اور زخمیوں کو لے جانے کے مناظر بھی دکھائے۔

برّاعظم آسٹریلیا کے ایک ایسے TV پر جو سارے ملک کو cover کرتا ہے جس طرح کھل کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام سارے برّاعظم میں پہنچا ہے اس کی مثال پہلے کہیں نہیں ملتی۔

انٹرویو کے نشر کرنے سے قبل، یہ پروگرام پیش کرنے والی نیوز پریزنٹر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ہیڈ ہیں اور آپ کا گزشتہ چھ سال میں آسٹریلیا کا یہ دوسرا دورہ ہے۔ آپ آجکل آسٹریلیا آئے ہوئے ہیں۔ اس جماعت کے قریباً پانچ ہزار پیروکار آسٹریلیا میں موجود ہیں۔ اس جماعت کا دعویٰ ہے کہ پوری دنیا میں ان کی تعداد کئی ملینز ہے۔ اور حضرت مرزا مسرور احمد پوری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے روحانی امام ہیں۔

بعد ازاں انٹرویو کا درج ذیل حصہ نشر کیا گیا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حال ہی میں تین چار ہفتے قبل مَیں نے ایک خطبہ دیا تھا۔ اس خطبہ کا سات، آٹھ یا اس سے بھی زیادہ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ خطبہ میں، مَیں نے واضح طور پر بتایا تھا کہ شام کی صورتحال میں فریقین یعنی حکومت اور عوام دونوں کو ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ وہ پہلے ہی اپنے ملک کا امن برباد کر چکے ہیں اور اپنے ملک کو مزید تباہ کر رہے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ تباہی پورے خطہ میں پھیلے گی اور مجھے ڈر ہے کہ یہ تباہی ساری دنیا میں پھیل سکتی ہے جو کہ تیسری جنگ عظیم کا باعث بن سکتی ہے۔

اس کے بعد Presenter نے کہا: ہزاروں آدمی آجکل احمدیہ مسجد سڈنی میں جمع ہو رہے ہیں۔ یہ سب اپنے خلیفہ اور روحانی لیڈر کو دیکھنے کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی دکھائی گئیں۔

پھر انٹرویو کا یہ حصہ نشر ہوا کہ ’’مرزا مسرور احمد صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک لمبے عرصہ سے شدّت پسندی کی مذمّت کر رہی ہے۔ اسلام تو امن کو فروغ دینے والا مذہب ہے۔ اگر عالمی سطح پر اکٹھے ہو کر کام کیا جائے تو سیریا اور دیگر علاقوں میں شدّت پسندی کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد پروگرام پیش کرنے والے Presenter نے کہا کہ اس روحانی رہنما کی اصل توجہ اپنی جماعت پر ہے۔ بہت سے افراد کو پاکستان میں جہاں سے اس فرقہ کا اصل تعلق ہے پرسی کیوشن کا سامنا ہے اور احمدیوں پر مظالم کا سلسلہ جاری ہے۔ سال 2010ء میں لاہور کی دو مساجد میں ان کے 90 لوگ شہید کر دیئے گئے۔

اس دوران لاہور کے واقعہ کی تصاویر بھی دکھائی گئیں۔

اس کے بعد انٹرویو کا یہ حصہ (clip) نشر ہوا جس میں حضور انور نے فرمایا: ہر دوسرے ہفتہ مجھے کسی نہ کسی احمدی کی شہادت کی خبر ملتی ہے۔ پس ان مظالم کا سلسلہ جاری ہے اور یہ ظلم اس وقت تک ختم نہیں ہوسکتا جب تک پاکستان میں اس ظالمانہ قانون کا خاتمہ نہ ہو۔

اس کے بعد انٹرویو کا درج ذیل Clip نشر ہوا۔ جس میں حضور انور نے فرمایا:

انڈونیشیا میں بھی مسلمان ملّاؤں کی شدت پسندی سے بھی ہماری جماعت مسلسل متاثر ہو رہی ہے۔ بعض خاص علاقوں میں جہاں انتظامیہ ہمارے خلاف ہے وہاں ہمارے لئے مسائل پیدا کئے جا رہے ہیں۔ وہاں کے مولوی مشتعل ہیں اور جب بھی ان کو موقع ملتا ہے وہ سخت کارروائی کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے کچھ عرصہ پہلے ہمارے تین احمدیوں کو مار مار کر شہید کر دیا گیا تھا۔

آخر پر نیوز Presenter نے کہا کہ خلیفۃ المسیح مرزا مسرور احمد صاحب لندن میں مقیم ہیں۔ جہاں سے وہ دنیا کے مختلف ممالک کے دورے کرتے ہیں تا کہ اپنی جماعت کے ممبران سے براہ راست مل سکیں۔ آپ یہاں سے واپسی سے پہلے نیوزی لینڈ اور جاپان بھی جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس انٹرویو کے ذریعہ 2.4 ملین یعنی چوبیس لاکھ افراد تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان سے احمدیت کا پیغام پہنچا۔ آسٹریلیا کی سرزمین پر ایسا واقعہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔

09 اکتوبر بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر بیس منٹ پر بیت الہدیٰ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سڈنی سے میلبورن روانگی

آج پروگرام کے مطابق سڈنی (Sydney) سے میلبورن (Melbourne) کے لئے روانگی تھی۔ آٹھ بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد سڈنی کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی اور حضور انور خصوصی لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

آج کے اس سفر میں مکرم خالد سیف اللہ صاحب نائب امیر جماعت آسٹریلیا، مکرم محمد ناصر کاہلوں صاحب نائب امیر جماعت آسٹریلیا، مکرم اعجاز احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ آسٹریلیا، مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب (جو آسٹریلیا کے اس دورہ میں قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر مامور ہیں) اور MTA ٹیم لندن اور MTA ٹیم آسٹریلیا کے بعض ممبران بھی ساتھ تھے اور حضور انور کی معیت میں سفر کرنے کی سعادت پا رہے تھے۔

لاؤنج میں کچھ دیر قیام کے بعد پونے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ آسٹریلین ایئرلائن Qantas Air کی پرواز QF 427 ٹھیک اپنے وقت پر صبح گیارہ بجے سڈنی سے میلبورن کے لئے روانہ ہوئی۔

میلبورن کا تعارف

میلبورن (Melbourne) آسٹریلیا کی وکٹوریہ (Victoria) سٹیٹ کا مرکزی شہر ہے اور آسٹریلیا کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ میلبورن شہر اپنے اندر چار ملین افراد کو سموئے ہوئے ہے اور دریائے Yarra کے کنارے پر آباد ہے۔ یہ ملٹی کلچرل (Multicultural) شہر ہے اور یہاں آباد لوگوں کی اکثریت دوسرے مختلف ممالک اور علاقوں سے ہجرت کر کے آئی ہے۔ ایشین ممالک سے آنے والے لوگ یہاں بڑی تعداد میں ہیں۔ اسی طرح یہاں اٹلی اور یونان سے آنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ سڈنی سے اس شہر کا فاصلہ 920 کلومیٹر ہے۔

میلبورن میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

قریباً ایک گھنٹہ 30 منٹ کی پرواز کے بعد ساڑھے بارہ بجے جہاز میلبورن کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز سے باہر آئے تو صدر جماعت میلبورن مکرم صفدر جاوید چوہدری صاحب، مکرم محمد اختر مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت اور مکرم سلطان احمد خالد صاحب نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ایئرپورٹ سے قریباً ایک بجے احمدیہ سنٹر میلبورن کی طرف روانگی ہوئی۔ ایئرپورٹ سے جماعت کے اس سنٹر کا فاصلہ 90 کلومیٹر ہے۔ دو بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احمدیہ سنٹر میلبورن تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور کی گاڑی احمدیہ سنٹر کی حدود میں داخل ہوئی احباب جماعت مرد و خواتین نے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا والہانہ استقبال کیا۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔ احباب مسلسل اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے اور خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ بچے، بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس گروپس کی صورت میں استقبالیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ میلبورن سنٹر کے اردگرد کے ایریا اور راستوں کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ آج کا دن جماعت احمدیہ میلبورن کے لئے ایک انتہائی اہمیت کا حامل اور تاریخ ساز دن تھا۔ کسی بھی خلیفۃ المسیح کے قدم پہلی بار اس سرزمین پر پڑے تھے اور آج یہ زمین بھی اور یہ علاقہ بھی خلیفۃ المسیح کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہونے والا اور برکتیں پانے والا تھا۔ ہر ایک کا چہرہ خوشی و مسرت سے معمور تھا کہ ان کی زندگیوں میں یہ مبارک دن آیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بنفس نفیس ان میں رونق افروز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

میلبورن میں حضور انور کا قیام اس احمدیہ سنٹر کے رہائشی حصہ میں ہی ہے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

احمدیہ سنٹر میلبورن

جماعت احمدیہ میلبورن کا یہ سنٹر ایک بڑی وسیع و عریض دو منزلہ عمارت پر مشتمل ہے۔ جماعت نے یہ عمارت سال 2006ء میں تقریباً آٹھ لاکھ ڈالر میں خریدی تھی۔ یہ عمارت 1984ء میں تعمیر کی گئی تھی اور یہ ایک Ammusement Park کا Reception Centre تھا جس میں کانفرنسیں وغیرہ ہوتی تھیں۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ ساڑھے سات ایکڑ ہے۔ اس میں سے چار ہزار مربع میٹر تعمیر شدہ ہے۔ یہ دو منزلہ عمارت ہے۔ نچلی منزل کا رقبہ 1200 مربع میٹر جبکہ بالائی منزل کا رقبہ 2800 مربع میٹر ہے۔ بالائی منزل پر ایک بڑا مین ہال ہے جس میں چار ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس ہال کا رقبہ 2000 مربع میٹر ہے۔ اس ہال کے دونوں اطراف کشادہ کھڑکیاں ہیں۔ ہال کا فرش Concrete کا بنا ہوا ہے جبکہ چھت پر Tasmanian Oak لگائی گئی ہے۔ ہال کے ایک طرف محراب اور مسجد کا حصہ بنایا گیا ہے۔ جبکہ ہال کا درمیان والا حصہ مختلف جماعتی اور تنظیمی پروگراموں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ہال کے پچھلے حصہ میں ایک پارٹیشن لگا کر یہ حصہ لجنہ کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ اسی ہال کے ایک طرف مردوں اور عورتوں کے لئے کچن اور علیحدہ علیحدہ Serving Areas ہیں جبکہ دوسری طرف چھ آفسز اور دو بڑے میٹنگ روم ہیں۔ Main Entrance کے ساتھ ہی دو آفسز موجود ہیں۔

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

نچلی منزل میں تین کمروں پر مشتمل مشن ہاؤس موجود ہے، جس کے ساتھ ایک گیسٹ ہاؤس بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک سٹوڈیو روم اور One Bedroom Unit بھی ہے۔ اسی طرح نچلی منزل میں لائبریری، ریڈنگ روم، بڑا مرکزی کچن اور سٹور روم کے علاوہ 200 مربع میٹر پر مشتمل ایک ہال بھی نچلی منزل میں موجود ہے۔

سنٹر کے مختلف اطراف میں تین پارکنگ Lots ہیں جن میں 250 سے زائد گاڑیاں پارک کرنے کی گنجائش ہے۔

یہ عمارت فن تعمیر کا بھی ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ سرخ اینٹوں کی بنی ہوئی یہ عمارت آس پاس کے علاقے میں Castle یعنی قلعہ کے حوالہ سے جانی جاتی ہے۔ اس سنٹر کو Renovate کرنے میں تمام افراد جماعت جن میں خدام، انصار، لجنہ، اطفال اور ناصرات نے حصہ لیا اور وقار عمل کے ذریعہ لاکھوں ڈالرز کی بچت ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میلبورن کا یہ سنٹر بلند جگہ پر ہونے کی وجہ سے چاروں طرف آباد لوگوں کو اپنے گھروں سے نظر آتا ہے اور بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

جماعت کا یہ سنٹر جو صرف آٹھ لاکھ ڈالر کی لاگت سے خریدا گیا تھا اب اس کی قیمت 6 ملین ڈالرز سے زائد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بہت کم قیمت پر جماعت کو یہ سنٹر عطا فرمایا۔

فیملیز کی ملاقاتیں

آج پروگرام کے مطابق پچھلے پہر فیملی ملاقاتیں تھیں۔ ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ مجموعی طور پر 48 فیملیز کے 228 ممبران نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی ان تمام فیملیز کا تعلق جماعت وکٹوریہ میلبورن سے تھا۔ ان سب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والوں میں بڑی تعداد ایسی فیملیز کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے آقا سے ملاقات کرنے کی سعادت پا رہی تھیں اور بعض شہدائے احمدیت کی فیملیز اور اسیران راہ مولیٰ کی فیملیز شامل تھیں۔ یہ اپنی اس خوش نصیبی اور سعادت پر خوش تھیں کہ آج اللہ تعالیٰ نے اس دُور کے ملک میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے سامان پیدا فرمائے۔ حضور انور سے یہ ملاقات جہاں ان کے لئے غیر معمولی برکت کا موجب بنی وہاں ان کے غمزدہ دلوں کی دلی تسکین اور راحت و سکون کے سامان بھی اس ملاقات نے مہیا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ یہ برکتیں، یہ قربتیں اور یہ راحت و سکون ان سب کے لئے دائمی بنا دے اور ان سب کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

10 اکتوبر بروز جمعرات 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے احمدیہ سینٹر میلبورن کے نماز ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ایک بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج میلبورن جماعت کی 49 فیملیز کے 217 ممبران نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان تمام فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

میلبورن سے تعلق رکھنے والے محمد عبدالحق صاحب کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ملاقات اور آپؑ کی تصدیق

میلبورن کی سرزمین کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ اِس شہر میں پیدا ہونے والے ایک آسٹریلوی باشندے Mr. Charles Francis Sievwright (مکرم چارلس فرانسس سیورائیٹ صاحب) کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور پھر بعد میں آپؑ کی بیعت کرنے کی سعادت بھی عطا ہوئی اور یوں آپ صحابہؓ کے زمرہ میں داخل ہوئے۔

1903ء کا سال جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی تاریخ میں جہاں اس لئے اہمیت کا حامل ہے کہ اس سال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہلی مرتبہ آسٹریلیا پہنچا اور ایک سعید روح حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحبؓ کو اُسے قبول کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔ وہاں اسی سال آسٹریلیا کے ایک باشندہ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قادیان میں ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ اس آسٹریلوی باشندہ Mr. Charles Francis نے 1896ء میں اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا نام ''محمد عبدالحق'' رکھ لیا تھا۔ آپؓ 1906ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

آپؓ 1862ء میں میلبورن میں پیدا ہوئے۔ ایک کیتھولک گھرانے سے آپ کا تعلق تھا۔ آپ نے کئی سال ''برٹش اینڈ انڈین ایمپائر لیگ'' کے نمائندے کے طور پر انڈیا کا سفر کیا۔ چنانچہ ایک ایسے ہی سفر کے دوران اکتوبر 1903ء میں آپ کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قادیان میں ملاقات ہوئی۔ آپ اپنے اس سفر کے دوران لاہور میں تھے اور اس جستجو میں تھے کہ کسی ایسے راستباز مسلمان سے ملاقات ہو جو مجسّم اسلام ہو تا اِس کی حقیقی صحبت کی برکت سے خود بھی برگزیدہ بن جائیں۔ چنانچہ اس جستجو میں لاہور میں آپ کی ملاقات حضرت میاں معراج الدین عمر صاحب اور طیب نور محمد احمدی صاحب سے ہوئی جنہوں نے آپ کو قادیان چلنے کی تحریک کی۔ جس پر آپ 22/اکتوبر 1903ء کو قادیان پہنچے جہاں آپ کا پُرتپاک استقبال کیا گیا۔ آپ دو دن قادیان میں رہے جہاں آپ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے درس قرآن کریم کے معارف سے مستفید ہوئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ملاقات کی اور بعض سوالات پوچھے جن کی تفصیل ملفوظات جلد 3 صفحہ 445 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ پر درج ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محمد عبدالحق صاحبؓ کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ خلاصۃً درج ذیل ہے:

روحانی تعلق سے متعلق محمد عبدالحق صاحبؓ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ہمارے مذہب اسلام کے طریق کے موافق روحانی طریق صرف دعا اور توجہ ہے لیکن اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے وقت چاہئے کیونکہ جب تک ایک دوسرے کے تعلقات گاڑھے نہ ہوں اور دلی محبت کا رشتہ قائم نہ ہو جائے تب تک اس کا اثر محسوس نہیں ہوتا۔ ہدایت کا طریق یہی دعا اور توجہ ہے۔ ظاہری قیل وقال اور لفظوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

محمد عبدالحق صاحبؓ نے اظہار کیا کہ میری فطرت اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ روحانی اتحاد کو پسند کرتی ہے، مَیں اس کا پیاسا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس سے بھر جاؤں۔ جس وقت سے مَیں قادیان میں داخل ہوا ہوں، مَیں دیکھتا ہوں کہ میرا دل تسلّی پا گیا ہے اور اب تک جس جس سے میری ملاقات ہوئی ہے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا اس سے دیرینہ تعارف ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہے کہ ہر ایک روح ایک قالب کو چاہتی ہے۔ جب وہ قالب تیار ہو جاتا ہے تو اس میں نفخ روح خود بخود ہو جاتا ہے۔ آپ کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ جو حقیقت اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کھولی ہے اس سے آہستہ آہستہ آگاہی پالیویں۔ دیکھو ایک زمانہ وہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا تھے مگر لوگ حقیقی تقویٰ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے حالانکہ اب اس وقت لاکھوں مولوی اور واعظ موجود ہیں لیکن چونکہ دیانتدار نہیں، وہ روحانیت نہیں اس لئے وہ اثر اندازی بھی اُن کے اندر نہیں۔ انسان کے اندر جو زہریلا مواد ہوتا ہے وہ ظاہری قیل وقال سے دُور نہیں ہوتا اس کے لئے صحبتِ صالحین اور ان کی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے فیض یافتہ ہونے کے لئے ان کے ہمرنگ ہونا اور جو عقائد صحیحہ خدا نے ان کو سمجھائے ہیں اُن کو سمجھ لینا بہت ضروری ہے۔

مزید فرمایا: یاد رکھو کہ سنت اللہ یوں ہے کہ دو باتیں اگر ہوں تو انسان حصولِ فیض میں کامیاب ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ وقت خرچ کر کے صحبت میں رہے اور اس کے کلام کو سنتا رہے اور اثنائے تقریر یا تحریر میں اگر کوئی شبہ یا دغدغہ پیدا ہو تو اُسے مخفی نہ رکھے بلکہ انشراحِ صدر سے اُسی وقت ظاہر کرے تا کہ اسی آن میں تدارک کیا جاوے۔

محمد عبدالحق صاحبؓ نے عرض کیا کہ جو شرائط سلسلہ میں داخل ہونے کے آپ نے بیان کئے ہیں، مَیں انہی کو اسلام کی شرائط خیال کرتا ہوں۔ جو مسلمان ہوگا اس کے لئے ان تمام باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ہمارے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم ایک سادہ زندگی بسر کرتے ہیں اور تمام تکلّفات جو کہ آج کل یورپ نے لوازمِ زندگی بنا رکھے ہیں اُن سے ہماری مجلس پاک ہے۔ رسم و عادت کے ہم پابند نہیں ہیں۔ اس حد تک کہ ہر ایک عادت کی رعایت رکھتے ہیں کہ جس کے ترک سے کسی تکلیف یا معصیت کا اندیشہ ہو۔ باقی کھانے پینے اور نشست و برخاست میں ہم سادہ زندگی کو پسند کرتے ہیں۔

اگلے روز اسی طرح سوال و جواب کے دوران محمد عبدالحق صاحبؓ نے جو اُس روز حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا درس سن کر آئے تھے، عرض کیا کہ اس قسم کے ترجمہ (قرآن) کی بڑی ضرورت ہے۔ اکثر لوگوں نے دوسرے ترجموں سے دھوکا کھایا ہے اور اُن کی خواہش ہے کہ حضورؑ کی طرف سے ایک ترجمہ شائع ہو۔

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: میرا خود بھی یہ ارادہ ہے کہ ایک ترجمہ قرآن شریف کا ہمارے سلسلہ کی طرف سے نکلے۔ مزید فرمایا: صرف قرآن کا ترجمہ اصل میں مفید نہیں جب تک اُس کے ساتھ تفسیر نہ ہو مثلاً غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ (سورۃ الفاتحہ: 7) کی نسبت کسی کو کیا سمجھ آ سکتا ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ جب تک کہ کھول کر نہ بتلایا جائے اور پھر یہ دعا مسلمانوں کو کیوں سکھلائی گئی۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

اس کا یہی منشاء تھا کہ جیسے یہودیوں نے حضرت مسیحؑ کا انکار کر کے خدا کا غضب کمایا ایسا ہی آخری زمانہ میں اس امّت نے بھی مسیح موعودؑ کا انکار کر کے خدا کا غضب کمانا تھا۔ اسی لئے اوّل ہی اُن کو بطور پیشگوئی کے اطلاع دی گئی کہ سعید روحیں اس وقت غضب سے بچیں۔

اس کے بعد محمد عبدالحق صاحبؓ کے استفسار پر حضورؑ نے سورۃ النساء کی آیت 185 مَاقَتَلُوْہُ وَمَاصَلَبُوْہُ کی حقیقت بیان کی اور دیگر سوالوں کے جواب دیئے۔ آخر پر حضورؑ نے اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ہمیشہ دعا کرتے ہیں اور ہماری ہمیشہ سے یہ آرزو ہے کہ یورپین لوگوں میں سے کوئی ایسا نکلے جو اس سلسلہ کے لئے زندگی کا حصہ وقف کرے لیکن ایسے شخص کے لئے ضروری ہے کہ کچھ عرصہ صحبت میں رہ کر رفتہ رفتہ وہ تمام ضروری امور سیکھ لیوے جن سے اہل اسلام پر سے ایک داغ دُور ہوسکتا ہے اور وہ قوت اور شوکت سے بھرے ہوئے دلائل سمجھ لیوے جن سے یہ مرحلہ طے ہوسکتا ہے۔ تب وہ دوسرے ممالک میں جا کر اس خدمت کو ادا کرسکتا ہے۔ اس خدمت کے برداشت کرنے کے لئے ایک پاک اور قوی روح کی ضرورت ہے۔ جس میں یہ ہوگی وہ اعلیٰ درجہ کا مفید انسان ہوگا اور خدا کے نزدیک آسمان پر ایک عظیم الشان انسان قرار دیا جائے گا۔

محمد عبدالحق صاحبؓ (Mr. C. F. Sievwright) دو روز قادیان میں رہنے کے بعد واپس چلے گئے اور ہندوستان سے سنگاپور، ویسٹرن آسٹریلیا اور پھر ساؤتھ آسٹریلیا سے ہوتے ہوئے واپس میلبورن آ گئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کے بعد جب آپؓ آسٹریلیا واپس آئے تو دو اڑھائی سال کی تحقیق اور دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور آپ کا احمدیت میں شمولیت کا اعلان اپریل 1906ء کے رسالہ "Review of Religions" میں شائع ہوا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد آپؓ امریکہ شفٹ ہو گئے اور ساؤتھ کیلیفورنیا میں اپنے طور پر تبلیغ کرتے رہے۔ جب 1920ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بطور مبلغ امریکہ پہنچے تو آپؓ کا حضرت مفتی صاحبؓ سے باقاعدہ رابطہ رہا۔

1922ء میں جماعت احمدیہ امریکہ کے رسالہ "The Muslim Sunrise" کے شمارہ نمبر 4 میں آپؓ کا ایک مضمون شائع ہوا اور آپؓ کی تصویر بھی شائع ہوئی اور آپ نے اپنے احمدی ہونے کا ذکر کیا۔ آپ اپنے اس مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنی ملاقات کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''میرے مشرق بعید کے اس سفر کے دوران مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں خبردار کیا گیا تھا لیکن قادیان میں میرے سارے شکوک وشبہات دُور ہوگئے اور ایک عجیب روحانی احساس کے ذریعہ مجھے اس بات کا ثبوت مل گیا کہ جو الٰہی پیشگوئیاں مسیح موعود کے بارے میں کی گئی تھیں وہ آپ (حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ) کے وجود میں پوری ہوگئیں۔ 1903ء میں قادیان میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سے ملاقات اسلام کی صداقت کا ایک حیرت انگیز ثبوت تھا کہ جس وجود کے بارے میں وہ الفاظ جو تیرہ صدیاں قبل کہے گئے تھے، آپؑ کی ذات میں پورے ہوگئے۔ میرے لئے اپنی زندگی میں تمام سفروں کے دوران پیش آنے والے مختلف واقعات میں سے اس سے حیرت انگیز واقعہ نہیں گزرا۔ جب مَیں قادیان کی بستی میں اس کے مسیح کے سامنے تھا اور آخر کار جب مجھے ان کے سامنے پیش کیا گیا اور ہماری آنکھیں ملیں تو مجھے دیکھتے ہی وہ جان گئے کہ مَیں حق اور سچائی کا متلاشی ہوں اور انہیں دیکھتے ہی مَیں جان گیا کہ یہ وہی الٰہی وجود ہے جس کو اس زمانہ میں مومنوں کے اکٹھا کرنے اور اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس ملاقات کا اہتمام اللہ تعالیٰ ہی نے میرے لئے کیا تھا اور وہی ہے جس نے میرے جسم اور میری روح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت ڈالی۔ بالآخر کئی ماہ کی سوچ، تحقیق اور دعا کے بعد مَیں نے اپریل 1906ء میں یہ اعلان کیا کہ مَیں جماعت احمدیہ آف قادیان کا ایک ممبر ہوں اور اس طرح مَیں ساری دنیا میں اسلامی تعلیمات کو پھیلانے والی سب سے منظم اور فعّال محمدن مشنری ایسوسی ایشن کے ساتھ منسلک ہوا اور یہ اعلان دنیا کے ایک دُور دراز ملک نیوزی لینڈ سے بھجوایا گیا تھا۔

جو الفاظ مَیں نے اوپر لکھے ہیں، مَیں اپنے دل کی گہرائیوں سے ان پر یقین رکھتا ہوں اور آج سے 19 سال قبل جب مَیں نے اپنے آقا کو قادیان میں الوداع کہا تھا، مَیں تب سے ان کی صداقت کا قائل ہوں اور مفتی محمد صادق صاحبؓ کی یہاں آمد کے بعد مَیں اس آرٹیکل کے ذریعہ اپنے عہد کی تجدید کر رہا ہوں کہ مَیں جماعت احمدیہ سے منسلک ہوں اور پہلے بھی مفتی محمد صادق صاحبؓ کی یہاں آمد کے بعد ان کی مدد کرتا رہا ہوں اور آئندہ بھی اسلامی تبلیغ کی مساعی میں مدد کرتا رہوں گا۔

آپ امریکہ میں پہلے Fresno, California میں مقیم رہے۔ پھر 1914ء میں Los Angeles منتقل ہوگئے۔ آپ کی وفات لاس اینجلیز میں ہوئی۔ آپ کی وفات کا سال ابھی واضح طور پر ریکارڈ میں نہیں آیا۔ آپ کی تدفین لاس اینجلیز کے قبرستان "Forest Lawn-Glendne" میں ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اِس سال کے دورہ لاس اینجلیز (امریکہ) کے دوران مبلغ سلسلہ امریکہ مکرم انعام الحق کوثر صاحب کو ہدایت فرمائی تھی کہ مرحوم Charles Francis (عبدالحق صاحبؓ) کے فیملی ممبران کا پتہ لگائیں۔ ان کی آگے اولاد، ان کی نسل کہاں اور کس جگہ آباد ہے؟ جماعت امریکہ اس بارہ میں اپنی تحقیق کر رہی ہے۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۱۵ نومبر ۲۰۱۳)

(باقی آئندہ)

یادرفتگان

افسوس مکرم ممتاز احمد صاحب وفات پا گئے

خاکسار کے خاوند مکرم چوہدری ممتاز احمد صاحب ابن مکرم صوفی غلام احمد صاحب درویش و داماد مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش قادیان بتاریخ ۲۸ راگست ۲۰۱۳ء مختصر علالت کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ ۳۷ سال تک آپ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بطور ڈرائیور اور محرر خدمت کی توفیق ملی۔ زمانہ درویشی میں جبکہ غربت کی وجہ سے ہر ایک کیلئے امرتسر جانا ممکن نہیں تھا میرے خاوند جب امرتسر جاتے تو کئی احباب انہیں اپنی ضروری اشیاء لانے کی درخواست کرتے میرے خاوند کسی کو انکار نہیں کرتے تھے اور ہر ممکن طریقے سے ان کی مدد کرتے تھے۔ مرحوم ایک اچھے ڈرائیور تھے۔ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ۱۹۹۱ء میں قادیان تشریف لائے تو آپ کو حضور کی گاڑی کا ڈرائیور ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ آپ نہایت اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ والدین کی خدمت اور ان کی خبر گیری سے کبھی کوتاہی نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بچیوں سے نوازا اپنی بچیوں سے بہت پیار کرتے تھے اور ان کی تربیت کا خاص خیال رکھتے۔ انہیں قرآن مجید پڑھاتے، نماز سکھاتے اور حتی المقدور ان کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص دھیان دیتے تھے۔ بچیوں کو نصیحت کرتے کہ تم نے والدین اور جماعت کا نام روشن کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں دُعاؤں پر خصوصی زور دیتے۔ آپ کا معمول تھا کہ جمعہ کے دن کا خاص اہتمام کرتے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ تمام اہل وعیال کے ساتھ سنتے اور بچیوں سے دریافت کرتے کہ حضور نے خطبہ میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔ اپنی بچیوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کا بھی خاص خیال رکھا جس کے نتیجہ میں بڑی بچی ملیحہ احمد بی پی ٹی کا کورس مکمل کر کے ڈاکٹر بن چکی ہے اور دوسری اور تیسری بچی عزیزہ ماہدہ ممتاز اور وردہ ممتاز دونوں بی بی اے کے تیسرے سال میں ہیں جبکہ چوتھی بیٹی گیارہویں کلاس میں ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو اپنے والد کی خواہش کے مطابق نیک صالح اور خادم دین اور نیک قسمت بنائے اور زندگی کے نیک ساتھی عطا کرے۔ آمین۔

میرے خاوند مرحوم میں ایک نمایاں خوبی یہ بھی تھی کہ ہر ایک کے ساتھ عزت اور وقار کے ساتھ پیش آتے۔ ہر ایک کے جذبات کا خیال رکھتے نیز کبھی اونچی آواز سے بات نہیں کرتے تھے۔ غریبوں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے اور بڑی خاموشی کے ساتھ حسب استطاعت ہر ایک کی مدد کرتے اور اس میں خوشی محسوس کرتے۔ ساری زندگی میرے ساتھ ایک ہمدرد اور شفیق دوست کی طرح تعلق رکھا اور میرے جذبات و احساسات کی ہمیشہ قدر کی اور میری ہر جائز ضرورت کا ہر ممکن خیال رکھا اور اس معاملہ میں کبھی غفلت نہیں کی۔ حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو یہ پیارا وجود ایک دعا گو مرد مومن کی طرح خدمت انسانیت کی ایک نمایاں شان رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میرے خاوند کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ (عطیہ ممتاز قادیان)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم این عبدالکریم صاحب آف پینگاڑی مورخہ 19/10/13 کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون** مرحوم نہایت نیک اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔

مرحوم ۱۹۲۶ء میں کیرالہ کے ابتدائی احمدی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کیرالہ کے پہلے احمدی مکرم ای عبدالقادر صاحب کٹی کے نواسے تھے۔ اس لحاظ سے مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ اس کے علاوہ مرحوم سابق ایڈیٹر ستیہ دوتھن اور کیرالہ کے مصنف اور کئی کتابوں کے مترجم مکرم ابن عبدالرحیم صاحب مرحوم کے بڑے بھائی تھے۔

آپ کو ۱۹۴۶ء کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے اور پھر 9 ماہ تک قادیان میں قیام کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس دوران آپ کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دستی بیعت کی بھی توفیق حاصل ہوئی۔

۱۹۴۷ء میں قادیان سے لاہور ہجرت کی۔ اس دوران سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض جلیل القدر صحابہ، مثلاً حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ، حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ، حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ، حضرت مولانا عبدالرحیم نیرّ صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ وغیرہم سے بھی شرف ملاقات حاصل ہوا۔ ان بزرگ صحابہ کرام کے ساتھ حسین ملاقاتوں کا کبھی کبھار ذکر فرماتے تو آنکھوں سے آنسو رواں ہوجاتے تھے۔ جب تک چلنے پھرنے کی طاقت تھی پانچ وقت نمازوں میں حاضر ہوتے تھے۔ خلافت احمدیہ سے گہری وابستگی تھی۔ مرحوم کے درجات کی بلندی اور مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ (جلال الدین نیرّ۔ ناظر بیت المال آمد قادیان)

احمدیہ مسلم جماعت بھارت کا ٹول فری نمبر
1800 3010 2131

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے
SINDHI BROTHERS & MEAT SHOP

Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

بقیہ: اخبار منصف حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

کہ ان میں سے بعض نے آپ کے تقویٰ وطہارت دینداری و پرہیزگاری کی گواہیاں دیں اور بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اگر دعویٰ نبوت نہ ہوتا تو ہمیں ماننے میں کچھ مضائقہ نہیں تھا۔ ایک شرابی انسان سب سے زیادہ اپنے اہل وعیال کے لیے باعث تکلیف اور وبال جان ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر اس کی اہلیہ اس کے اندرونی رازوں کی واقف ہوتی ہے۔ اس حوالے سے جب ہم سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ اخلاق فاضلہ کے بلندترین مقام پر فائز تھے۔ شراب کے نشے میں تو ایک آدمی شور مچاتا گالی گلوچ کرتا اور لڑائی جھگڑے پر آمادہ ہوجاتا ہے۔ حضورؑ پر شراب کا الزام لگانے والے ذرا اس اقتباس کو پڑھیں۔ حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹیؓ فرماتے ہیں۔

’’عرصہ قریب پندرہ برس کا گزرتا ہے جبکہ حضرت صاحب نے بارِ دیگر خدا تعالیٰ کے امر سے معاشرت کے بھاری اور نازک فرض کو اُٹھایا ہے۔ اس اثنا میں کبھی ایسا موقع نہیں آیا کہ خانہ جنگی کی آگ مشتعل ہوئی ہو۔ وہ ٹھنڈا دل اور بہشتی قلب قابل غور ہے جسے اتنی مدت میں کسی قسم کے رنج اور تنغّض عیش کی آگ کی آنچ تک نہ چھوئی ہو۔ اس بات کو اندرون خانہ کی خدمت گار عورتیں جو عوام الناس سے ہیں اور فطری سادگی اور انسانی جامہ کے سوا کوئی تکلّف اور تصنّع زیرکی اور استنباطی قوت نہیں رکھتیں بہت عمدہ طرح محسوس کرتی ہیں۔ وہ تعجب سے دیکھتی ہیں اور زمانہ اور گردوپیش کے عام عرف اور برتاؤ کے بالکل برخلاف دیکھ کر بڑے تعجب سے کہتی ہیں اور میں نے بارہا انہیں خود حیرت سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ

’’مرجا بیوی دی گل بڑی من دااے‘‘

(یعنی مرزا اپنی بیوی کی بات بہت مانتا ہے۔ناقل)

اس۔۔۔دوست کا واقعہ سن کر آپؑ معاشرت نسواں کے بارے میں دیر تک گفتگو فرماتے رہے اور آخر میں فرمایا کہ میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایںہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ میں نے منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع اور خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۵۹-۲۵۸)

اب جو شخص اس قدر خود احتسابی میں مستغرق ہو کہ اپنی زوجہ پر معمولی آوازہ کسنے کو بھی معصیت الٰہی قرار دے اور توبہ واستغفار کرے اور صدقہ دے، ایسے پاک وجود پر شراب خوری کا ناپاک الزام لگانا پاک لوگوں کا کام نہیں کیونکہ اگر آپ شراب پیتے تو سب سے پہلی گواہی آپ کی زوجہ کی ہوتی ، وہ زوجہ جس کے والدین نے آپؑ کے تقویٰ اور پرہیزگاری سے متاثر ہوکر اپنی کم عمر لڑکی آپ کے عقد میں دی تھی۔ حیرت کی بات ہے کہ وہ شخص جو اپنے تمام دوستوں ،رشتہ داروں، جان پہچان والوں کا منظور نظر اور پسندیدہ ہو اچانک دعویٰ نبوت کے بعد ان کی نگاہ میں مغضوب و مقہور بن گیا۔ وہ شخص جس کا پاکیزہ بچپن اور صالحیت کے عطر سے مملو جوانی عوام وخواص میں رشک کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی، جس کی عفت و پاکیزگی اور زہد وورع کی گواہیاں دی جاتی تھیں وہ اچانک ایک دعویٰ کے بعد اُن سب کی نگاہ میں دنیا کا ذلیل ترین شخص بن گیا! سوچنے کا مقام ہے کہ کیا دُنیا میں گنہگاروں کی یہی نشانی ہوتی ہے؟ نہیں !ہرگز نہیں! بلکہ جو گنہگار ہوتے ہیں اُن کا بچپن اگر شرارتوں میں گزرتا ہے تو جوانی شہوات نفسانی کے پیچھے بھاگنے میں،لیکن یہاں تو معاملہ ہی اس کے برعکس ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا معصوم بچپن اگر عبادت الٰہی کے شغف اور اس کے حصول کی تڑپ سے معمور نظر آتا ہے تو جوانی میں یہ رنگ پارسائی اور نمایاں ہوجاتا ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے کہ ’’جوانی لغزشوں کا ایک طوفان ہے‘‘ مگر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعودؑ ومہدی معہودؑ کی جوانی تقویٰ وطہارت ،عفت و پاکدامنی ،خلوت گزینی ،عشق محمدیؐ اور عبادت الٰہی کا حسین مرقع ہے۔ اور یہی وہ اعلیٰ صفات تھیں جن کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اصلاح خلق کیلئے چنا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ سے خبر پاکر جب آپؑ نے اعلان فرمایا کہ ’’اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے۔‘‘ (فتح اسلام)

تو اس اعلان کے سنتے ہی مقدس اور برگزیدہ لوگوں کا گروہ آپ کے گرد اس طرح جمع ہونا شروع ہوا جیسے شمع کے گرد پروانے۔ آپؑ نے ان پروانوں کو بھی لذت سوز وگداز سے آشنا کیا اور خدا تعالیٰ کے قرب اور عشق محمدیؐ کی راہیں ان کو دکھائیں اور انہیں وصل الٰہی کا جام پلایا۔ اور انہوں نے لقائے باری تعالیٰ کے حصول کے لیے اپنی گناہوں کی زندگی پر موت وارد کر کے خود کو خدا کی محبت میں فنا کردیا۔ آپؑ کی زندگی میں ہی تقریباً ۴ لاکھ سے کچھ زائد آپؑ کے مرید تھے اور ان میں سے ہر ایک آپ کے حسن اخلاق کا گرویدہ اور عشق خداوندی اور عشق محمد مصطفیٰؐ کا گواہ تھا۔ اور اسی وصل الٰہی کی مئے سے سرشار تھا جس کے آپ دلدادہ تھے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی اپنے رسالہ اشاعت السنہ جلد ٦ میں خدا کے حضور اُسی مئے کے حصول کی التجاء کی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پلائی۔ حیرت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معاصرین کو تو آپ کی شراب خوری (نعوذ باللہ) نظر نہ آئی اور وہ آپ کو متقی اور پاک باز اور حامیٔ اسلام خیال کرتے رہے اور آج ان بدباطن فرقہ مولویان کو نظر آگئی۔

اور شراب یعنی ام الخبائث کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں غور سے سنیئے!

’’شراب جو ام الخبائث ہے وہ عیسائیوں میں حلال سمجھی جاتی ہے مگر ہماری شریعت میں اس کو قطعاً منع کیا گیا ہے اور اس کو رجسٌ من عمل الشیطن کہا گیا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۵۰)

قارئین کرام! ایک مرید اپنے مرشد کے ہر قول و عمل پر نظر رکھتا ہے اور اسکی پیروی کرکے اپنی اصلاح کرتا ہے۔ اور اگر اس کے قول وعمل میں ذرا سا بھی اختلاف پائے تو سخت بیزار ہوکر اس سے علیحدہ ہوجاتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے مریدوں کو دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کے پاکیزہ اخلاق کے اس قدر گرویدہ ہوئے کہ خود اپنے وجود کو بھول گئے اور آپؑ کی اطاعت میں اپنا سب کچھ قربان کردیا۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی اشارۃً یا کنایۃً بھی اس بات کا ذکر نہ کیا جو معترض نے آپ کی طرف منسوب کی ہے۔ ہمارا تو اس ناپاک الزام کے تذکرے سے ہی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

آپؑ پر ایمان لانے والوں کی ایک بھاری تعداد اُن لوگوں کی بھی تھی جو معترض مبارک پوری جیسے مولوی صاحبان کے ناپاک الزامات سن کر حق کے متلاشی بن کر قادیان آئے اور جب انہوں نے حقیقت اس کے برعکس پائی جو ان کو مخالفین کی طرف سے بتائی گئی تھی تو فوراً حق کو قبول کرلیا۔

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

ٹانک وائن: جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ٹانک وائن‘‘ منگوائی تو یہ بات بالکل درست ہے۔ لیکن واضح رہے کہ ٹانک وائن کوئی شراب نہیں تھی بلکہ ایک دوا تھی جو آپؑ نے ایک ڈاکٹر جناب حکیم محمد حسین صاحب کے ذریعہ منگوائی اور یہ دوا مختلف قسم کی بیماریوں خصوصاً زچگی کے وقت زچہ کے لئے مفید ہے۔

چنانچہ مشہور کتاب Materia Medica of Pharmaceutocal Combinations and Specialities میں ’’ٹانک وائن‘‘ کے متعلق لکھا ہے:

Restorative after child's birth prophylactive against malarial fevers, anaemias, anorexia. (Page- 197)

یعنی ٹانک وائن بچہ کی ولادت کے بعد زچہ کی بحالی طاقت کے لیے مفید ہے نیز ملیریا کے زہر کو زائل کرنے اور کمیٔ خون اور بھوک نہ لگنے کیلئے مفید ہے۔

حضرت اقدسؑ کے جس خط کو نشانہ بنا کر یہ اعتراض کیا گیا ہے اس میں کہیں یہ ذکر نہیں ہے کہ وہ دوا آپ نے خود استعمال کرنی ہے۔ حضرت اقدسؑ خود ایک خاندانی حکیم تھے اور اکثر غریب بیماروں کو بلا معاوضہ بعض نہایت قیمتی ادویہ دے دیا کرتے تھے۔ مزید برآں کہ اس خط کے ساتھ ملحق خط میں حضرت اقدسؑ نے اپنے گھر میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی ولادت کا ذکر فرما کر بعض اور دوائیں بھی منگوائی تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹانک وائن بھی غالباً زچہ ہی کے لیے منگوائی گئی تھی اور دوا فروشوں کی دکان سے منگوائی تھی۔ ان تمام پختہ ثبوتوں کے ہوتے ہوئے معترض کا زبان طعن دراز کرنا شقاوت ازلی کا ثبوت ہے۔ پس یہ ثابت ہے کہ ٹانک وائن شراب نہیں بلکہ دوائی ہے جو حضرت نے خود استعمال نہیں فرمائی بلکہ بعض مریضوں کیلئے منگوائی لیکن غیر احمدیوں کے نزدیک تو خالص شراب کا استعمال بھی مندرجہ ذیل صورتوں میں جائز ہے ملاحظہ ہو۔

ا۔’’شراب میں تھوڑی سی تُرشی آجائے تو پینا حلال ہے۔‘‘ (فتاویٰ ہندیہ ترجمہ فتاویٰ عالمگیری مطبع نولکشور باردوم ۱۹۰۱ء جلد ۴ صفحہ ۴۰۶) ۲۔’’گیہوں وجو وشہد و جوار کی شراب حلال ہے۔‘‘ (عین الہدایہ ترجمہ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۳۹۸ مطبوعہ نولکشور بار اوّل ۱۸۹۶ء) ۳۔’’چھوارے ومنقیٰ کی شراب حلال ہے‘‘ (مزودی ترجمہ قدوری صفحہ ۲۴۳ مطبع مجتبائی دہلی بار دوم ۱۹۰۸ء) ۴۔’’جس نے شراب کے نو پیالے پیئے اور نشہ نہ ہوا اور پھر دسواں پیا اور نشہ ہوگیا تو یہ دسواں پیالہ حرام ہے۔ پہلے نو پیالے نہیں‘‘ (غایۃ الاوطار ترجمہ دُرِّ مختار جلد ۴ صفحہ ۲۶۴ مطبع نولکشور بار چہارم ۱۹۰۰ء) ۵۔’’پیاسے کو شراب پینا ضرورتاً جائز ہے۔‘‘ (ایضاً جلد ا صفحہ ۱۰۶) ٦۔’’جو گوشت شراب میں پکایا گیا ہو وہ تین بار جوش دینے اور خشک کرنے سے پاک ہوجاتا ہے‘‘ (ایضاً صفحہ ۱۰۷) ۷۔ علاوہ ازیں شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ ’’جو کوئی چیز مسکر مخلوط ہووے تو بناء برمذہب امام صاحب درست ہے۔‘‘ (شرح وقایہ جلد ۴ صفحہ ۵۹) اور ظاہر ہے کہ دوائی ٹانک وائین بھی مخلوط ہی کی صورت زیادہ سے زیادہ ہوسکتی ہے۔ نہ اس سے زیادہ۔ ۸۔ پھر لکھا ہے (و) شراب بقدر سُکر کے حرام ہے یہ مذہب امام ابو حنیفہؒ کا ہے۔‘‘ (شرح وقایہ جلد ۴ اُردو ترجمہ صفحہ ۵۷) (ب)’’اور جائز ہے سرکہ بنانا خمر کا۔‘‘ (نور الہدایہ ترجمہ اُردو شرح وقایہ جلد ۴ صفحہ ۵۸ سطر ۹)

(تنویر احمد ناصر۔قادیان)

(جاری)

www.intactconstructions.org
وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015 Vol. 62 Thursday 12 Dec 2013 IssueNo.50

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

سچائی ایک ایسی چیز ہے جو اپنوں پر ہی نہیں، غیروں پر بھی اثر کیے بغیر نہیں رہ سکتی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۹ نومبر ۲۰۱۳ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ جو اس اصل غرض کو مدّنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنا لوں، فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے، اور کیا سلوک کیا جاوے۔ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے اُس کے نزدیک وہ قابلِ قدر شئے ہو جائے گا۔ اگر یہ درد اُس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اُس کے مافیھا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جائے گا۔ پھر فرمایا

افسوس کی بات ہے اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں، بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض وغایت کو مدّنظر رکھیں، وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف ہو جاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اُس کی عزتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا حصہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں۔ وہ دنیا میں ہی منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں، اُنہیں خبر ہی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے۔

پس یہ وسعت ہے، یہ معنی ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے جو فرمایا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ کہ ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مدّنظر رکھنا ہی اصل عبادت ہے اور اصل عبادت وہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کے احکامات سامنے ہوں۔

پس ایک حقیقی عابد اُسی وقت عابد کہلا سکتا ہے جب ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی رضا مدّنظر ہو اور اپنے دنیاوی فوائد کوئی حیثیت نہیں رکھتے ہوں۔ حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج اس مضمون کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبہ سے استفادہ کرتے ہوئے آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

حضرت مصلح موعودؓ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے یا اپنا عبد بنانے کے لئے پیدا کیا ہے، کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یہ وہ اعلیٰ مقصد ہے جس کے لئے انسان کی پیدائش ہوئی لیکن بڑے بڑے فلاسفر اور تعلیم یافتہ طبقہ یہ سوال کرتا ہے کہ کیا انسان کی پیدائش کے مقصد میں کامیابی ہوئی ہے اور کیا خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان سے وہ کام لے لیا ہے جسے مدّنظر رکھتے ہوئے اُس نے انسان کو پیدا کیا تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے انبیاء اس سوال کا جواب دینے کے لئے آتے ہیں۔ اور نیکی کی ایسی رَو چلاتے ہیں جسے دیکھ کر دشمن کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ مقصد پورا ہو گیا ہے۔ وہ عظیم الشان مقصد جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی، اسے پورا کرنے کیلئے ہمیں بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے اور یہ صرف اُس زمانے کی بات نہیں تھی یہ ایک جاری سلسلہ ہے اور آج بھی آئندہ بھی اس کی ضرورت ہے، اور ہوتی رہے گی، اعتقادی رنگ میں ہم نے دنیا پر اپنا سکہ جما لیا ہے مگر عملی رنگ میں اسلام کا سکہ جمانے کی ابھی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر مخالفوں پر حقیقی اثر نہیں ہو سکتا۔ پھر آپ نے سچائی کی مثال دی۔ جسے دشمن بھی محسوس کرتا ہے۔ دل کا اخلاص وایمان دشمن کو نظر نہیں آتا مگر سچائی کو وہ دیکھ سکتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ سچائی بہت زیادہ اثر ڈالتی ہے۔

سچائی ایک ایسی چیز ہے جو اپنوں پر ہی نہیں، غیروں پر بھی اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ انبیاء دنیا میں آ کر راستی اور سچائی کو قائم کرتے ہیں اور ایسا نمونہ پیش کرتے ہیں کہ دیکھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں آ کر کوئی توپیں اور مشین گنیں ایجاد نہیں کی تھیں، بنک جاری نہیں کئے تھے یا صنعت وحرفت کی مشینیں ایجاد نہیں کی تھیں، پھر وہ کیا چیز تھی جو آپ نے دنیا کو دی اور جس کی حفاظت آپ کے ماننے والوں کے ذمہ تھی۔ وہ سچائی کی روح اور اخلاقِ فاضلہ تھے۔ یہ پہلے مفقود تھی، آپ نے پہلے اُسے کمایا اور پھر یہ خزانہ دنیا کو دیا۔ اور صحابہ اور اُن کی اولادوں اور پھر اُن کی اولادوں کے ذمہ یہی کام تھا کہ ان چیزوں کی حفاظت کریں۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہیں، مارٹن کلارک نے عدالت میں یہ دعویٰ کیا کہ میرے قتل کے لئے مرزا صاحب نے ایک آدمی بھیجا ہے۔ مسلمانوں میں علماء کہلانے والے بھی اُس کے ساتھ اس میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تو اس مقدمہ میں آپ کے خلاف شہادت دینے کے لئے بھی آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت بتا دیا تھا الہاماً کہ ایک مولوی مقابل پر پیش ہو گا مگر اللہ تعالیٰ اُسے ذلیل کرے گا۔ لیکن باوجود اس کے کہ الہام میں اس کی ذلت کے متعلق بتا دیا گیا تھا اور الہام کے پورا کرنے کے لئے ظاہری طور پر جائز کوشش کرنا بھی ضروری ہوتا ہے مگر مجھے (حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ) مجھے خود مولوی فضل دین صاحب نے جو لاہور کے ایک وکیل تھے اور اس مقدمے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے پیروی کر رہے تھے، بتایا کہ جب میں نے ایک سوال کرنا چاہا جس سے مولوی محمد حسین کی ذلت ہوتی تھی تو آپ نے مجھے اس سوال کے پیش کرنے سے منع کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ایسے سوالات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ مولوی فضل دین صاحب نے کہا کہ اس سوال سے آپ کے خلاف مقدمہ کمزور ہو جائے گا اور اگر یہ نہ پوچھا جائے تو آپ کو مشکل پیش آئے گی۔ مگر آپ نے فرمایا کہ نہیں، ہم اس سوال کی اجازت نہیں دے سکتے۔ جو ذاتی سوال تھا اس سے مولوی محمد حسین کی ذات پر حرف آتا تھا مولوی فضل دین صاحب احمدی نہیں تھے، یہ وکیل تھے، حنفی تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے وکیل تھے اور آپ کی طرف سے مقدمہ لڑ رہے تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ حنفیوں کے لیڈر بھی تھے یہ، انجمن نعمانیہ وغیرہ کے سرگرم کارکن تھے، اس لئے مذہبی لحاظ سے تعصب رکھتے تھے کیونکہ جب بھی کبھی غیر احمدیوں کی مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر کوئی حملہ کیا جاتا تو وہ پُر زور تردید کرتے اور کہتے کہ عقائد کا معاملہ الگ ہے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اخلاق ایسے ہیں کہ ہمارے علما میں سے کوئی بھی اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور اخلاق کے لحاظ سے میں نے ایسے ایسے مواقع پر اُن کی آزمائش کی ہے کہ کوئی مولوی وہاں نہیں کھڑا ہو سکتا تھا جس مقام پر آپ کھڑے تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے آپ کی عزت قائم ہوئی۔ اس کے بالمقابل ہماری جماعت کے کتنے دوست ہیں جو غصے کے موقع پر اپنے نفس پر قابو رکھتے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھو کہ ایسے شدید دشمن کے صحیح واقعات سے بھی اُس کی تذلیل گوارا نہیں کرتے مگر ہمارے دوست جوش میں آ کر گالیاں دینے بلکہ مارنے پیٹنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

پس ہماری جماعت کو ایک طرف تو یہ اعلیٰ اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے چاہئیں اور دوسری طرف بدی سے پوری پوری نفرت کرنی چاہئے۔ ایسی ہی نفرت جیسی حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دکھائی۔ حضور فرماتے ہیں یاد رکھو جو شخص اپنی اولاد کو نیک اخلاق نہیں سکھاتا وہ نہ صرف یہ کہ اپنی اولاد سے دشمنی کرتا ہے بلکہ سلسلہ سے بھی دشمنی کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرتا ہے اور خدا سے دشمنی کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دوست اپنی اپنی اولادوں کی، جماعت کے دوسرے نوجوانوں کی اصلاح کریں، اپنی اصلاح کریں۔ جھوٹ، چوری، دغا، فریب، دھوکہ، بدمعاملگی، غیبت وغیرہ بدعات ترک کر دیں۔ حتی کہ اُن کے ساتھ معاملہ کرنے والا محسوس کرے کہ یہ بڑے اچھے لوگ ہیں، اور اچھی طرح یاد رکھو کہ اس نعمت کے دوبارہ آنے میں تیرہ سو سال کا عرصہ لگا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے ہمیں ملی۔ اگر ہم نے اس کی قدر نہ کی اور پھر تیرہ سو سال پر یہ جا پڑی تو اُس وقت تک آنے والی تمام نسلوں کی لعنتیں ہم پر پڑتی رہیں گی۔ اس لئے کوشش کرو کہ اپنی تمام نیکیاں اپنی اولادوں کو دو اور پھر وہ آگے دیں اور وہ آگے اپنی اولادوں کو دیں، اور یہ امانت اتنے لمبے عرصے تک محفوظ چلی جائے کہ ہزاروں سالوں تک ہمیں اس کا ثواب ملتا جائے۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نیکی کسی شخص کے ذریعہ سے قائم ہو، وہ جب تک دنیا میں قائم رہے اور جتنے لوگ اُسے اختیار کرتے جائیں، اُن سب کا ثواب اُس شخص کے نام لکھا جاتا ہے۔ پس جو بدلہ ملتا ہے وہ بھی بڑا ہے اور امانت بھی اپنی ذات میں بہت بڑی ہے۔ اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس امانت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جو ہمارے بزرگوں کی طرف سے امانت عطا ہوئی ہے ہم اس کا حق ادا کرنے والے بنیں اور جن لوگوں نے خود اس امانت کو یہ عہد کرتے ہوئے قبول کیا ہے کہ ہم اس کا حق ادا کریں گے اُن کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور نسلاً بعد نسلٍ یہ حق ادا ہوتا چلا جائے۔

❀❀❀

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان